DIRECTORATE OF DISTANCE EDUCATION

UNIVERSITY OF JAMMU
JAMMU

SELF LEARNING MATERIAL
B.A. SEMESETER - IV

Subject : Arabic — **Unit I to V**

Course No. : AR-401 — **Lesson No. 1 to 20**

Dr. Hina S. Abrol
COURSE CO-ORDINATOR

Printed and Published on behalf of the Directorate of Distance Education, University of Jammu, Jammu by the Director, DDE, University of Jammu, Jammu.

http:/www.distanceeducationju.in

ARABIC

COURSE CONTRIBUTORS

- Dr. Ahsan-Ul-Rehman

© Directorate of Distance Education, University of Jammu, Jammu 2017

- All rights reserved. No part of this work may be reproduced in any form, by mimeograph or any other means, without permission in writing from the DDE, University of Jammu.
- The Script writer shall be responsible for the lesson/script submitted to the DDE and any plagiarism shall be his/her entire responsibility.

Printed by : Kanti Offset / 2017 / 200Nos.

ڈائریکٹوریٹ آف ڈِسٹینس ایجوکیشن، یونیورسٹی آف جموں
جموں

سیلف لرِننگ میٹریل
بی۔اے۔سیمیسٹر-IV

مضمون : عربی

یونٹ : ۱ - ۵

دروس : ۱ - ۲۰

ڈاکٹر حِنا ایس۔ابرول

کورس کوآرڈی نیٹر

ڈائریکٹر، ڈی ڈی ایف، جموں یونیورسٹی جموں کی جانب سے اور

ڈائریکٹوریٹ آف ڈِسٹینس ایجوکیشن، جموں یونیورسٹی جموں کی شائع شُدہ۔

ڈائرکٹوریٹ آف ڈِسٹینس ایجوکیشن، یونیورسٹی آف جموں

عربی

کلاس : بی اے (سمسٹر چہارم) مضمون : عربی

یونٹ: ۱ – ۵ دروس: ۱ – ۲۰

تألیف

ڈاکٹر احسان الرّحمٰن

اسسٹنٹ پروفیسر (عربی)

جملہ حقوق محفوظ ہیں، اس کتاب کا کوئی بھی حصہ کسی بھی شکل میں جموں یونیورسٹی کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہ کیا جائے۔

الابتدائیۃ

الحمد للہ الرحمٰن والسلام علی خیر الأنام

علوم عربیہ کے ماہرین نے عربی زبان کے فہم وادراک کے لیے بہت سارے علوم وضع کیے ہیں جن میں علم نحو اور علم صرف کی اہمیت ایک عمارت کی اساس وبنیاد کے مثل ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے ''الصّرف أمّ العلوم والنحو أبوھا'' (علم صرف تمام علوم کی ماں ہے اور علم نحو ان کا باپ ہے) یعنی علم نحو وصرف کا درجہ ورتبہ بقیہ علوم پر ایسے ہے جیسے والدین کا اعزاز واکرام اپنی اولاد پر لازم ہو۔

لہذا دیگر عربی علوم کے حصول سے قبل بقدر ضرورت علم صرف ونحو کا سیکھنا بہایت ضروری ہے تاکہ علوم عربیہ کے علمی مآخذ ومراجع سے استفادہ کرنے میں آسانی ہو۔ مبتدی طلبہ کے نصاب تعلیم میں علم صرف ونحو کے موضوعات کے انتخاب میں ان کی ذہنی صلاحیت واستعداد کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ اس لیے صرف ونحو کے نصاب (Syllabus) میں حسب موقع ردوبدل بھی ہوتا رہتا ہے۔

مذکورہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے جموں یونیورسٹی کے ایماء پر ماہرین زبان نے بھی مروجہ نصاب تعلیم کو مزید بہتر اور نفع بخش بنانے کی غرض سے کچھ تغیر وتبدل (Changing) کیا۔ عربی طلبہ کی یہی درسی ونصابی ضرورت پورا کرتے ہوئے زیر نظر کتاب کو مختصر اور آسان زبان وبیان میں منظر عام پر لانے کی ہم نے کوشش کی ہے۔ اس سے قبل بھی فاصلاتی نظام تعلیم کے تحت پڑھنے والے طلبہ کے لیے ہم نے بی اے سال اول، دوم اور سوم (BA: I, II & III Year) کے لیے ایسی پیش کش کی ہیں جن کو Directorate of Distance Education جموں یونیورسٹی نے شائع کیا اور طلبہ واساتذہ نے دادو تحسین سے نواز کر حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ کرے کہ ہماری یہ مخلص پیش کش بھی طلبہ کے لیے مفید ثابت ہو۔ آمین

یونیورسٹی کے منظور کردہ نصاب تعلیم کے مطابق اس کتاب کے کل پانچ وحدات (Five Units)

ہیں۔ جن میں سے پہلی دو یونٹس علم نحو کے منتخب عناوین پر اطمینان بخش روشنی ڈالتی ہیں۔ تیسری اور چوتھی وحدات (Units) میں علم صرف کے متعلق ضروری معلومات کے ساتھ ساتھ منتخب مصادر وافعال کی گردانیں اور الفاظ ومعانی مذکور ہیں۔ جب کہ پانچویں اور آخری یونٹ ترجمہ (Translation) کے لیے مختص ہے جس میں روز مرہ مستعمل (Daily Usage) ہونے والے الفاظ ومعانی کو گفتگو (Conversation) کے انداز میں بیان کیا گیا ہے جو طلبہ کے لیے اپنے مافی الضمیر کے اظہار وبیان (Express) کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے میں مددگار وسازگار ہے۔

خادم لسان القرآن
ڈاکٹر احسان الرحمٰن
صدر شعبۂ عربی، گورنمنٹ ڈگری کالج، بدھل
راجوری (جموں کشمیر) ۵/ مئی ۲۰۱۷ء

المحْتَوِيَات (Contents)

Page No.	Unit No.	أَرْقَامُ الوَحْدَات
06-22	I	الوحدة الأولى
23-43	II	الوحدةالثّانية
44-53	III	الوحدةالثّالثة
54-68	IV	الوحدةالرّابعة
69-90	V	الوحدةالخامسة
91-98	(Appendix)	الضّمِيْمَة
99-102	(Syllabus)	المَنهجُ الدِّرَاسِيّة

Unit: I الوحدةالأولى

(النّحو – Syntax)

- ❖الكلمة، المفرد والمثنى والجمع، الإعراب
- ❖المركب، المركب التام والناقص واقسامها

(مركب توصيفى، مركب اضافى، مركب بنائى، مركب منع صرف)

- ❖الجملة وأقسامها

(جملة اسمية، جملة فعلية، جملة ظرفية، جملة شرطية و جملة انشائية)

- ❖المركب التام

جملة اسمية (المبتدا والخبر)، جملة فعلية (فعل + فاعل +مفعولبه)

- ❖الاستثناء
- ❖إنَّ وأخواتها ، كَانَ وأخواتها

(الحروف المشبة بالفعل، أفعال ناقصة)

Lesson: 1

الكلمة، المفرد والمثنى والجمع، الإعراب

بامعنی لفظ کو **کلمة** کہتے ہیں اور وہ تین قسم کا ہوتا ہے: اسم، فعل اور حرف۔

اسم: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ سمجھا نہ جائے، جیسے: **رجل** (مرد)، **حامد** (خاص نام) **ضربٌ** (مارنا)، **طيّب** (اچھا)، **هوَ** (وہ) **أنا** (میں)۔

فعل: یہ وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جائے اور تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی اس میں پایا جائے، جیسے: **ضَرَبَ** (اس نے مارا)، **ذَهبَ** (وہ گیا) **يَذْهبُ** (وہ جاتا ہے یا جائے گا)۔

(**نوٹ:** اگر کام کا کرنا سمجھا جائے مگر زمانہ نہیں سمجھا جائے تو وہ اسم ہی ہو گا، جیسے: **ضَرْبٌ** یعنی مارنا، اسم ہے۔)

حرف: یہ وہ کلمہ ہے جس کے معنی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر سمجھ میں نہ آئیں، جیسے: مِنْ (سے) عَلٰی (پر)، فِي (میں)، إلٰی (تک، طرف)، ذهبَ زيدٌ إلى المسجدِ (زید مسجد کی طرف گیا)۔

واحد، تثنیه، جمع

اسم کی باعتبار تعداد کے تین قسمیں ہیں: (۱) واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع۔

واحد: وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے، جیسے: **رجل** (ایک مرد)، **إمرأة** (ایک عورت)۔

تثنیہ: وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے، اور یہ صیغہ واحد کے آخر میں "نونِ مکسور" اور "نون" سے پہلے "الف" "یا" "یا" ماقبل مفتوح زیادہ کرنے سے بنتا ہے، جیسے: **رجلانِ، رجلَينِ**

جمع: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے، جمع کا صیغہ واحد میں کچھ تغیر کرنے سے بنتا ہے اور یہ زیادتی یا تو لفظاً ہوتی ہے، جیسے: رِجال، مسلمون یا تقدیراً، جیسے: فلك بروزن قُفْلٌ (ایک کشتی) اور فلك بروزن أَسْدٌ (کشتیاں)۔

فائدہ: دنیا کی تقریباً ہر زبان میں صرف واحد اور جمع ہوتے ہیں، عربی زبان کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں ایک، دو اور جمع ہوتے ہیں یعنی جمع کا اطلاق کم از کم تین پر ہوتا ہے۔

آگے بڑھنے سے پہلے مناسب ہے کہ ہم ایک ضروری بات ذہن نشین کرلیں۔ "مفرد" کی اصطلاح دو مفہوم میں استعمال ہوتی ہے۔ جب کسی اسم کے عدد کے پہلو پر بات ہو رہی ہو تو جمع اور تثنیہ کے مقابلہ میں واحد لفظ کو بھی مفرد کہتے ہیں۔ لیکن اس کے لیے زیادہ تر واحد کی اصطلاح ہی مستعمل ہے۔ دوسری طرف کسی مرکب یا جملہ میں استعمال شدہ متعدّد الفاظ میں سے کسی تنہا لفظ کی بات ہو تو اسے بھی "مفرد" کہتے ہیں۔ اور یہاں ہم نے مفرد کا لفظ اسی مفہوم میں استعمال کیا ہے۔ اب دو مفرد الفاظ کو ملا کر لکھنے کی مشق کرنے سے پہلے مناسب ہوگا کہ ہم مرکبات اور ان کی اقسام کے متعلق کچھ باتیں سمجھ لیں۔

دو یا دو سے زیادہ مفرد الفاظ کے آپس کے تعلق کو ترکیب کہتے ہیں اور ان کے مجموعے کو مرکب، جیسے: سمندر مفرد لفظ ہے، اسی طرح گہرا بھی مفرد لفظ ہے اور جب ان دونوں الفاظ کو ملایا جاتا ہے تو ایک بامعنی فقرہ بن جاتا ہے "گہرا سمندر" اسے مرکب کہیں گے۔ چناں چہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ پر مشتمل بامعنی فقرہ کو مرکب کہا جاتا ہے اور یہ ابتداً دو قسموں میں تقسیم ہوتا ہے، مرکب تام (جملہ) اور مرکب ناقص۔

المركب، المركب التام والناقص واقسامها

(مرکب توصیفی، مرکب اضافی، مرکب بنائی، مرکب منع صرف)

مرکب کی تقسیم:

مرکب کی دو قسمیں ہیں: (۱) مرکب مفید (تام) (۲) مرکب غیر مفید (ناقص)

مرکب مفید: وہ مرکب ہے جس سے پورا فائدہ حاصل ہو یعنی اس پر متکلّم کا خاموش ہونا صحیح ہو،

جیسے: ذهب زید (زید گیا) أُكتُبْ (لکھو)۔

مرکب مفید کو مرکب تام، کلام اور جملہ بھی کہتے ہیں۔

مرکب غیر مفید: وہ مرکب ہے جس سے پورا فائدہ حاصل نہ ہو یعنی اس پر متکلّم کا خاموش ہونا صحیح نہ ہو، جیسے: كتابُ زيدٍ (زید کی کتاب)۔

مرکب غیر مفید کو مرکب ناقص بھی کہتے ہیں۔

مرکب غیر مفید کی تقسیم:

مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں:

(۱) مرکب اضافی (۲) مرکب توصیفی (۳) مرکب بنائی (۴) مرکب منع صرف۔

مرکب اضافی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں ایک اسم کی دوسرے اسم کی طرف حرفِ جر مقدر کے واسطے سے نسبت کی گئی ہو، جیسے: كتاب زيد (زید کی کتاب)۔

مرکب توصیفی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دوسرا اسم پہلے اسم میں موجود یا پہلے اسم کے متعلق میں موجود معنی بتائے، جیسے: رجل عالم (کوئی عالم آدمی)

مرکب بنائی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو اسموں کے درمیان سے واو گرا کر ان کو ایک کر دیا گیا ہو، جیسے: أحدَ عشرَ اصل میں أحد وعشر تھا۔ واو کو گرا کر دونوں کو ایک کر دیا گیا تو أحد عشر بن گیا۔

أحد عشر سے تسع عشر تک کے اعداد مرکب بنائی ہے۔

مرکب منع صرف وہ ہے کہ دو اسموں کو ایک کر لیں اور دونوں اسموں کو ربط دینے والا کوئی حرف نہ ہو، جیسے بَعْلَبَكّ کہ ایک شہر کا نام ہے، جو بعل اور بَك سے مرکب ہے۔ بعل ایک بُت کا نام ہے اور بك بانی شہر بادشاہ کا نام ہے۔

یہاں مرکب ناقص کی ایک قسم، مرکب توصیفی کے چند قواعد سمجھ کر ان کی مشق کرنی ہے۔

مرکب توصیفی دو اسموں کا ایک ایسا مرکب ہے جس میں ایک اسم دوسرے اسم کی صفت بیان کرتا ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں کہ "نیک مرد" ۔ اس میں اسم "نیک" نے اسم "مرد" کی صف بیان کی ہے۔ جس اسم کی صفت بیان کی جاتی ہے اسے "موصوف" کہتے ہیں۔ مذکورہ مثال میں "مرد" کی صفت بیان کی گئی ہے اس لیے وہ موصوف ہے۔ دوسرا اسم جو صفت بیان کرتا ہے اسے "صفت" کہتے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ مثال میں "نیک" صفت ہے۔

انگریزی اور اردو میں مرکب توصیفی کا قاعدہ یہ ہے کہ ان میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں آتا ہے۔ مثلا ہم کہتے ہیں: "Good Boy" (اچھا لڑکا) اس میں "Good" اور (اچھا) پہلے آیا ہے جو کہ صفت ہے اور "Boy" اور (لڑکا) بعد میں آیا ہے جو کہ موصوف ہے۔ لیکن عربی کے مرکب توصیفی میں معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے یعنی عربی میں موصوف پہلے آتا ہے اور صفت بعد میں۔ اس لیے ترجمہ کرتے وقت اس کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے۔ چنانچہ جب ہم "اچھا لڑکا" کا عربی میں ترجمہ کریں گے تو چوں کہ عربی میں موصوف پہلے آتا ہے اس لیے پہلے "لڑکا" کا ترجمہ ہوگا جو کہ "الولد" ہوگا۔ اور صفت "اچھا" کا بعد میں ترجمہ ہوگا جو "الحسن" ہوگا۔ ان دونوں الفاظ کو جب ملا کر لکھا جائے گا تو یہ "الولد الحسن" ہوگا۔

عربی میں مرکب توصیفی کا ایک اہم قاعدہ یہ ہے کہ اسم کے چاروں پہلوؤں کے لحاظ سے صفت ہمیشہ موصوف کے مطابق ہوگی۔ یعنی (۱) موصوف اگر حالت رفع میں ہے تو صفت بھی حالت رفع میں ہوگی۔ (۲) موصوف اگر مذکر ہے تو صفت بھی مذکر ہوگی۔ (۳) موصوف اگر واحد ہے تو صفت بھی واحد ہوگی اور (۴) موصوف اگر معرفہ ہے تو صفت بھی معرفہ ہوگی۔ اس بات کو مزید سمجھنے کے لیے گزشتہ پیراگراف میں دی گئی مثال پر ایک بار پھر غور کریں۔ وہاں ہم نے "اچھا لڑکا" کا ترجمہ "الولد الحسن" کیا تھا۔ اس میں موصوف "لڑکا" کے ساتھ "ایک" یا "کوئی" کی اضافت نہیں ہے اس لیے کہ یہ معرفہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا ترجمہ ولد کے بجائے الولد ہوگا۔ اب دیکھیے موصوف "الولد" حالت رفع میں ہے، مذکر ہے، واحد ہے اور معرفہ ہے۔ اس لیے اس کی صفت بھی چاروں پہلوؤں سے اس کے مطابق یعنی حالت رفع میں واحد، مذکر اور معرفہ رکھی گئی ہے۔

☆☆☆

Lesson: 2

الجملة وأقسامها

(جملہ اسمیہ، جملہ فعلیہ، جملہ ظرفیہ، جملہ شرطیہ وجملہ انشائیہ)

واضح ہو کہ کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا، یا تو وہ دونوں کلمے لفظوں میں موجود ہوں، جیسے: ضرب زید، یا تقدیرا ہوں، جیسے: إضربْ کہ أنت اس میں پوشیدہ ہے لفظوں میں موجود نہیں۔ جملہ میں دو سے زیادہ بھی کلمے ہوتے ہیں مگر زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

جملہ باعتبار ذات چار قسم کا ہوتا ہے:

(۱)اسمیہ (۲)فعلیہ (۳)شرطیہ (۴)ظرفیہ۔

جملہ اسمیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء اسم ہو، جیسے: زیدٌ قامَ (زید کھڑا ہوا) خالد قاعِدٌ (خالد بیٹھا ہوا ہے)۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز فعل ہو، جیسے: كَتَبَ زيدٌ (زید نے لکھا)۔

جملہ شرطیہ: وہ جملہ ہے جو شرط اور جزاء سے مل کر بنا ہو، جیسے: مَنْ يَجْتَهِدُ يَنْجَحُ.

فائدہ(۱): شرط کا جملہ فعلیہ ہونا ضریری ہے، جزا جملہ فعلیہ اور اسمیہ دونوں ہو سکتی ہے۔

فائدہ (۲): شرط اور جزا میں سے اگر صرف جزا مضارع ہو تو اس کو مرفوع پڑھنا بھی جائز ہے اور مجزوم پڑھنا بھی جائز ہے، جیسے: إن جئتَني أُكرمُكَ، إن جئتَنى أُكرِمْكَ۔

جزا پر فا داخل ہونے کی تین قسمیں ہیں:

(۱)فا کا داخل ہونا ناجائز ہو۔ (۲)فا کا داخل ہونا جائز ہو۔ (۳)فا کا داخل ہونا ضروری ہو۔

(۱)فا کا داخل ہونا ناجائز ہو:اگر جزاماضی متصرف ہے اور اس پر قد داخل نہیں ہے تو اس پر فا کا داخل کرنا ناجائز ہے، جیسے:**ومَن دخله كان آمنا۔**

(۲)فا کا داخل ہونا جائز ہو:دو صورتوں میں جزا پر فا کا داخل کرنا جائز ہے:

(۱)جزامضارع مثبت ہو اور اس پر سین یا سوف داخل نہ ہو، جیسے:**إن تضربني أضربك** یا **فأضربك۔**

(۲)جزامضارع منفی بلا ہو، جیسے:**إن تشتمني لا أشتِمْك** یا **فلا أشتمك۔**

(۳)فا کا داخل ہونا ضروری ہو:مذکورہ صورتوں کے علاوہ جزا پر فا کا داخل کرنا ضروری ہے، جیسے:**مَن جاء بالحسنة فله عشر أمثالها.**

جملہ کی دوسری تقسیم:

جملہ کی دو قسمیں ہے: (۱)جملہ خبریہ (۲)انشائیہ

جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے، جیسے:**ساجد قائم** (ساجد کھڑا ہے)،**قرأ بكر** (بکر نے پڑھا)

جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے، جیسے:**أكتب** (لکھو)**أزيد كاتب** (کیا زید لکھنے والا ہے)

انشاء کی تقسیم:

انشاء کی گیارہ قسمیں ہیں:

(۱) امر	(۲) نہی	(۳) استفہام	(۴) تمنی
(۵) ترجی	(٦) ندا	(۷) عرض	(۸) تحضیض
(۹) قسم	(۱۰) تعجب	(۱۱) دعا	

امر: کسی کام کے کرنے کا مطالبہ کرنا، جیسے: أُنْصُرْ (مدد کر تو ایک مرد)
نہی: کسی کام کے نہ کرنے کا مطالبہ کرنا، جیسے: لا تَنصُرْ (مت کر تو ایک مرد)
استفہام: کسی چیز کے متعلق سوال کرنا، جیسے: أ زید قائم؟ (کیا زید کھڑا ہے؟)
تمنی: کسی بات کی خواہش کرنا، جیسے: لیتَ الشبابَ یَعود (کاش جوانی لوٹ آتی)
ترجی: کسی بات کی امید رکھنا، جیسے: لعلّ زیدا یجئ (امید ہے کہ زید آئے گا)

تمنی اور ترجی میں فرق:

ترجی کا استعمال صرف ممکن چیزوں میں ہوتا ہے جب کہ تمنی کا استعمال ممکن اور ناممکن دونوں میں ہوتا ہے۔
ندا: حرف ندا کے ذریعے مخاطب کو اپنی طرف متوجہ کرنا، جیسے: یا زید (اے زید)
عرض: نرمی سے کسی کام پر ابھارنا، جیسے: ألا تنزل بنا۔ (آپ کو ہمارے پاس آنا چاہیے)
تحضیض: سختی سے کسی کام پر ابھارنا، جیسے: ألا تکرم أبویكَ (تم اپنے والدین کا اکرام کیوں نہیں کرتے؟)
قسم: کسی بات پر قسم کھانا، جیسے: واللهِ (اللہ کی قسم)
تعجب: کسی بات پر حیرت و تعجب کا اظہار کرنا، جیسے: ما أحسن زیدا. (زید کیا ہی حسین ہے)
دعا: دعا یا بد دعا دینا، جیسے: أرشدَكَ اللهُ (اللہ تمھیں ہدایت دے)

المركب التام: جملة اسمية (المبتدا والخبر)، جملة فعلية (فعل + فاعل +مفعول به)

الجملة الإسميّة (المبتدا والخبر).

ہم جب بات کرتے ہیں تو کبھی کوئی مفہوم بیان کرنے کے لئے ایک ترکیب مثلاً "بیتُ الإمامِ" امام کا گھر بولتے ہیں اور کبھی ایک پورا جملہ مثلاً "البابُ مَفْتُوْحٌ" دروازہ کھلا ہے۔ یا "اَکَلَ

حَامِدٌ الخُبْزَ'' حامد نے روٹی کھائی وغیرہ۔ اس طرح کے جملوں کو جملہ مفیدہ کہتے ہیں۔ جملہ ''اَلْبَابُ مَفْتُوْحٌ''، جملہ اسمیہ کہلاتا ہے کیونکہ اس کا آغاز اسم ''اَلْبَابُ'' سے ہوا۔ دوسرے جملے ''اَکَلَ حَامِدٌ الخُبْزَ''، جملہ فعلیہ کہلاتا ہے کیونکہ اس کا آغاز فعل ''اَکَلَ'' سے ہوا۔ دونوں طرح کے جملے چند اجزا سے مل کر بنتے ہیں مثلا:

۱۔ جملہ اسمیہ کے دو جز ہوتے ہیں۔ پہلا جز جس کے بارے میں ہم بات کرتے ہیں، اور دوسرا جز اُس چیز کے بارے میں ہم جو بات کریں۔ پہلے جز کو ''المُبْتَدَاء'' اور دوسرے جز کو ''اَلْخَبَر'' کہتے ہیں۔ مثلاً جملہ سابقہ ''البَابُ مَفْتُوْحٌ'' میں ''البَابُ'' کے بارے میں ہم نے بات کی ہے یہ ''مبتداء'' کہلائے گا اور اس مبتداء ''البَابُ'' کے بارے میں ہم نے ''مَفْتُوْحٌ'' کہا اس لئے یہ ''البَابُ'' کی خبر کہلائے گا۔ ''مُحَمّدٌ دَخَلَ الصَّفّ'' بھی جملہ اسمیہ ہے۔ اس مثال میں محمّد اسم مبتدا ہے، دخلَ فعل اور الصَّفّ مفعول، فعل اور مفعول مل کر خبر ہو گئے ہیں۔ انگریزی زبان میں بھی جملے کی اسی طرح سے تقسیم کی گئی ہے جس چیز کے بارے میں ہم بات کرتے ہیں اسے "Subject" اور اُس چیز کے بارے میں جو حکم لگایا جائے اسے Predicate کہتے ہیں مثلاً یہ جملہ کہ

.Prof. Khan is our principal:

اس جملے میں "Prof. Khan" کے بارے میں ہم نے بات کی ہے اس لئے یہ subject اور اس subject کے بارے میں ہم نے is our principal کہا۔ یہ جز اس جملے کا predicate ہے۔ جملہ اسمیہ مفیدہ کے بارے میں آپ یہ بھی ذہن نشین کریں کہ اس کا مبتدا کبھی ایک لفظ ہوتا ہے۔ مثلاً ''البابُ مَفتُوحٌ'' میں ''البَابُ'' اور کبھی ایک پوری ترکیب - توصیفی یا اضافی - ہوتی ہے۔ مثلاً: ''بَابُ البَیتِ مَفتُوحٌ'' میں ''بَابُ البیتِ'' مبتدا ہے اور ''البَابُ الکَبِیْرُ مَفْتُوْحٌ'' میں ''البَابُ الکبیرُ'' ترکیب توصیفی مبتدا ہے۔

اسی طرح سے جملے کی خبر بھی کبھی ایک لفظ کے بجائے ایک ترکیب توصیفی یا اضافی یا جار مجرور وغیرہ سے بنتی مثلاً:

۱۔	هٰذِهٖ مَدْرَسَةٌ كَبِيْرَةٌ.	یہ بڑا مدرسہ ہے۔
۲۔	هُوَ اِبْنُ الأُسْتَاذِ.	وہ استاد کا بیٹا ہے۔
۳۔	الطَّبِيْبُ فِي المُسْتَوْصَفِ.	ڈاکٹر کلینک میں ہے۔

ان جملوں میں سے پہلے جملے میں "هذِه" مبتدا ہے اور "مَدْرَسَةٌ كَبِيْرَةٌ" ترکیب توصیفی اس کی خبر ہے۔ دوسرے جملے میں "هو" مبتدا ہے اور "ابنُ الاستاذِ" ترکیب اضافی اس کی خبر ہے۔ اور تیسرے جملے میں "الطبيبُ" مبتدا ہے اور "في" حرف جار اور "المستوصفِ" دونوں مل کر مبتدا "الطبيب" کی خبر ہے۔

مبتدا اور خبر کے بارے میں چند نحوی امور کا ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ مبتدا اگر مذکر ہو تو خبر بھی مذکر ہوگی، مبتدا اگر مؤنث ہو تو خبر بھی مؤنث ہوگی۔ مبتدا اگر مثنی یا جمع ہو تو خبر بھی اس کے مطابق مثنی یا جمع ہوگی۔ الّا یہ کہ مبتدا غیر عاقل کی جمع ہو تو خبر مفرد اور مؤنث ہوگی مثلاً: "الأثمارُ نَاضِجَةٌ" پھل پکے ہیں۔ اس جملے میں "أثمار"، "ثَمَرٌ" غیر عاقل کی جمع ہے اس لئے اس کی خبر مفرد singular اور مؤنث 'ة' آئی ہے۔

جملہ اسمیہ میں مبتدا اور خبر میں بھی کبھی تقدیم و تاخیر ہو سکتی ہے۔ یعنی مبتدا بعد میں اور خبر پہلے آئے ایسا خاص طور پر تب ہوتا ہے جب خبر جار مجرور یا ظرف سے بنتی ہو یا اسم استفہام یا مبتدا کو نکرہ لانا ضروری ہو مثلاً:

(۱) الكتابُ على المكتبِ. سے عَلى المكتبِ كتابٌ.

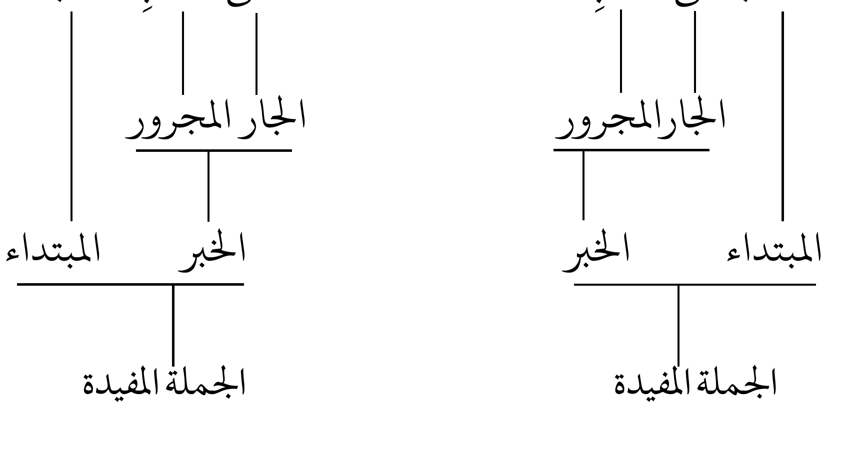

کتاب میز پر ہے سے میز پر کتاب ہے۔

(٢) الغُرَابُ فوقَ السّقفِ. سے فوق السقف غرابٌ

الغُرَابُ — المبتداء
فوقَ السّقفِ — الظرف — الخبر
المبتداء + الخبر — الجملة المفيدة

فوق السقف — الظرف — الخبر
غرابٌ — المبتداء
الخبر + المبتداء — لجملة المفيدة

(٣) أينَ الكتابُ.

أينَ — اسم استفهام ہمیشہ شروع میں رہتا ہے حالاں کہ یہ خبر ہے ۔ — الخبر
الكتابُ — المبتداء
الخبر + المبتداء — الجملة المفيدة

الجملة الفعليّة (الفِعْلُ+الفَاعِلُ+المفْعُوْلُ).

جملہ فعلیہ کے عام طور پر تین جز ہوتے ہیں:

(۱)فعل (۲) فاعل (۳) مفعول

مثلاً: "حَفِظَ الطالبُ الدَّرْسَ" - طالب علم نے سبق یاد کیا- میں "حَفِظَ" فعل، "الطّالِبُ" فاعل اور "الدّرْسَ" مفعول ہے۔اس جملے کی نحوی ترکیب یہ ہے کہ پہلے فعل پھر فاعل اور پھر مفعول ہوتا ہے۔

بعض فعلیہ جملے صرف فعل اور فاعل سے ہی مکمل ہوتے ہیں۔ ان میں مفعول کی ضرورت نہیں پڑتی۔ مثال کے طور پر یہ جملہ کہ "ذَهَبَ الطالبُ" میں "ذَهَبَ" فعل ہے اور "الطالبُ" فاعل ہے اور جملہ مکمل ہے۔ نحوی اعتبار سے فاعل اور مفعول میں کبھی تقدیم و تاخیر ہو سکتی ہے۔ تاہم فعل پہلے ہی آئے گا اور اگر فعل کو جملے میں فاعل کے بعد لائیں گے تو فعلیہ جملہ اسمیہ میں تبدیل ہوگا مثلا جملہ: "ذَهَبَ الطالبُ" کے بجائے اگر الطالبُ ذَهَبَ" کہیں تو یہ جملہ، جملہ فعلیہ کے بجائے جملہ اسمیہ کہلائے گا۔اس صورت میں "الطالبُ" بجائے فاعل کے مبتدا کہلائے گا اور "ذَهَبَ" فعل اپنے فاعل ضمیر هوَ سے ملکر خبر ہوجائے گی۔

☆☆☆

Lesson: 3

الاستثناء

"إلّا" الفاظ استثنا میں سے ایک حرف ہے اور اس کے بعد آنے والا اسم عموما حالت نصب میں ہوتا ہے، مثلا: وصل الطلاب کلهم إلا حامدا۔ تمام طلبا پہنچ گئے ہیں سوائے حامد کے۔

الاستثناء کے تین اجزاء ہیں:

۱. المستثنی: وہ جزیا چیز جسے الگ کیا جائے۔ یعنیوہ اسم جو حروفِ استثنا کے بعد واقع ہو اور حروف استثنا کے ماقبل کے حکم سے خارج ہو۔ درج بالا مثال میں حامد مستثنیٰ ہے۔

۲. المستثنی منه: یہ وہ جزیا چیز ہے جس میں سے استثنا کیا گیا ہو۔ یعنیوہ اسم جو حروفِ استثنا کے قبل واقع ہو۔ درج بالا مثال میں الطلاب مستثنیٰ منہ ہے۔

۳. أداة الاستثناء: وہ جز ہے جو حرف استثنا کہلاتا ہے۔ درج بالا مثال میں "إلا" حرف استثنا ہے۔ ("إلا" کے علاوہ بھی کچھ اور الفاظ ہیں جو بطور "اداة الاستثناء" استعمال ہوتے ہیں، مثلا: "غیر، سوی" جو اسما کے زمرے میں آتے ہیں۔ اور "ما خلا، ما عدا" جو افعال کے زمرے میں آتے ہیں۔

حروفِ استثنا آٹھ ہیں:

(۱) إلّا (۲) غير (۳) سوى (۴) حاشا

(۵) خلا (۶) عدا (۷) ما خلا (۸) ماعدا

ان حروف سے پہلے جو اسم واقع ہوتا ہے اسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں، جیسے: **جاءني القوم إلا زيدا** (آئی میرے پاس قوم مگر زید نہیں آیا)۔

اس مثال میں آنے کی نسبت قوم کی طرف ہو رہی ہے مگر إلا نے زید کو اس نسبت سے خارج کر دیا،

پس قوم مستثنیٰ منہ ہوئی اور زید مستثنیٰ۔

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: (۱) متّصل (۲) منفصل

مستثنیٰ متّصل: وہ ہے جو استثنا سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو، پھر حرف استثنالا کر خارج کر دیا گیا ہو، جیسے: جاء القوم إلا زیدا، پس زید استثنا سے پہلے قوم میں داخل تھا لیکن آنے کے حکم سے بذریعہ حرف استثنا خارج کیا گیا۔

مستثنیٰ منقطع: وہ ہے جو نہ استثنا سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو اور نہ بعد استثنا کے، جیسے: **سجد الملائكة إلا إبليس** (فرشتوں نے سجدہ کیا مگر شیطان نے نہ کیا) پس ابلیس نہ استثنا سے پہلے فرشتوں میں داخل تھا نہ بعد (بلکہ جن تھا) یہ مستثنیٰ منقطع ہوا۔

إنَّ وأخواتها ، كَانَ وأخواتها

الحروف المشبهة بالفعل (فعل سے مشابہت رکھنے والے حروف):

حروف مشبہ بالفعل: وہ چھ حروف ہیں جو مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، مبتدا کو ان حروف کا اسم اور خبر کو ان حروف کی خبر کہتے ہیں۔

إنَّ، أنَّ، كَأنَّ، لٰكِنَّ، لَيْتَ، اور لَعَلَّ۔ یہ چھ حروف "إنَّ اور اس کے أخوات" بھی کہلاتے ہیں اور "حروف مشبہ بالفعل" بھی کہلاتے ہیں کیوں کہ بعض باتوں میں فعل سے مشابہت رکھتے ہیں: فعل کی مانند یہ بھی ثلاثی اور رباعی ہوتے ہیں، آخر میں ان پر بھی فتحہ آتا ہے، إنَّ اور أنَّ توفِرَّ اور فَرَّ سے بالکل مشابہ ہیں، لَيْتَ بالکل لَيْسَ کے جیسا ہے۔

یہ سب حروف جملہ اسمیہ (مبتدا، خبر) پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو نصب (زبر "َ") دیتے ہیں۔ خبر اپنے حال پر رہتی ہے۔ ان حروف میں سے کسی حرف کے جملہ اسمیہ کے شروع میں آنے کے بعد مبتدا کو اس حرف کا اسم اور خبر کو اس حرف کی خبر کا نام دیا جاتا ہے۔ آئیے اب ان الفاظ کو الگ الگ کر کے دیکھیں۔

(۱) "إنَّ" اور "أنَّ" یہ دونوں حروف جملے میں یقین اور تاکید کے معنی پیدا کرتے ہیں، مثال کے طور پر آپ نے کہا: "الله غفور" (اللہ مغفرت کرنے والا ہے) اس جملے سے صرف خبر سمجھ میں آتی ہے، لیکن اگر آپ "إن" کا اضافہ کرنے کے بعد کہیں "إنّ الله غفور" (بے شک اللہ مغفرت کرنے والا

ہے) اس جملے سے سمجھ میں آتا ہے کہ کہنے والا اپنی بات میں تاکید اور یقین کے معنی پیدا کرنا چاہتا ہے۔
''إن'' اور ''أن'' میں استعمال کا بھی فرق ہے۔ یہاں آپ صرف یہ یاد رکھیں کہ ''إن'' جملے کے شروع میں اور ''أن'' جملے کے درمیان میں کسی فعل کے بعد آتا ہے، صرف قال اور اس سے بننے والے دوسرے افعال (مضارع، امر، نہی وغیرہ) کے بعد ''إنّ'' آئے گا، ''أنّ'' نہیں آئے گا۔ یہ فرق آپ مثالوں کے ذریعہ اچھی طرح سمجھ سکیں گے۔

(۲) ''كَأَنَّ'' سے جملے میں تشبیہ کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ آپ نے کہا: ''الكتاب أستاذ'' (کتاب استاذ ہے) اس میں ایک عام سی خبر ہے، لیکن جب آپ شروع میں ''كَأَنَّ'' لگا کر کہیں گے: ''كأن الكتابَ أستاذ'' (گویا کہ کتاب استاذ ہے) تو سننے والا سمجھ لے گا کہ آپ کتاب کو استاذ سے تشبیہ دے رہے ہیں۔

(۳) ''لٰكنَّ'' ایسے موقعہ پر بولا جاتا ہے جہاں متکلّم اپنے کلام سے پیدا ہونے والی کسی غلط فہمی کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ مثلا: آپ نے کہا: ''الحجرات واسعة'' (کمرے کشادہ ہیں) اس سے سننے والا یہ سمجھ سکتا ہے شاید صحن بھی اسی طرح کشادہ ہوگا۔ لیکن آپ غلط فہمی دور کرتے ہیں: ''لكنّ الفناءَ ضيّق'' (لیکن صحن تنگ ہے)۔

(۴) ''لَيْتَ'' اور ''لَعَلّ'' یہ دونوں تمنا اور آرزو کے اظہار کے لیے آتے ہیں: ''ليت'' سے ایسی چیز کی بھی آرزو کی جا سکتی ہے جو ناممکن اور محال ہو۔ مثلا آپ کہہ سکتے ہیں ''ليت السماءَ أرض'' (کاش آسمان زمین ہوتا)۔ ''لعل'' کے ذریعہ محض ممکن چیز ہی کی آرزو کی جا سکتی ہے۔ یہ لفظ عام طور پر توقع اور امید کے معنی ادا کرتا ہے۔ ''لعل الكتابَ رخيص'' (شاید کتاب سستی ہے)۔

افعال ناقصہ

افعال ناقصہ: وہ افعال ہیں جو مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں، جیسے: ''كان زيدٌ قائمًا'' ان افعال کو افعال ناقصہ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اپنے اسم پر تام نہیں ہوتے بلکہ خبر کے محتاج رہتے ہیں، اور یہ سترہ افعال ہیں:

(١) كان (٢) صار (٣) ظلّ (۴) بات (۵) أصبح
(٦) أضحى (٧) أمسى (٨) عاد (٩) غدا (١٠) راح
(١١) آض (١٢) ما برِح (١٣) ما زال (١۴) ما أنفك (١۵) ما فتئ
(١٦) ما دام (١٧) ليس

كان: یہ اسم کے لیے خبر کے ثبوت کا زمانہ بتاتا ہے، جیسے: كان زيدٌ قائمًا، يكون زيدٌ قائمًا.

فائدہ: کان کی دو قسمیں:

(۱) **کان تامہ:** یہ ثَبَتَ اور حَصَلَ کے معنی میں ہوتا ہے اور اسم (فاعل) پر تام ہوتا ہے، جیسے: كان القتالُ أيْ حصل القتال. (لڑائی ہوگئی)

(۲) **کان زائدہ:** یہ کلام میں زائد ہوتا ہے یعنی اس کے حذف کرنے سے کلام کا معنی نہیں بدلتا، جیسے: ما كان أحسنَ زيدا أي ما أحسنَ زيدا (زید کتنا حسین ہے)

صار: یہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونے کا معنی بتاتا ہے، جیسے: صار زيدٌ غنيا (زید مال دار ہوگیا)

ظلَّ: یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ خبر اسم کے لیے سارا دن ثابت رہی، جیسے: ظلّ زيدٌ غائبا. (زید سارادن غائب رہا)

باتَ: یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ خبر اسم کے لیے ساری رات ثابت رہی، جیسے: بات المريضُ متألّمًا (مریض ساری رات تکلیف میں رہا)

فائدہ: ظل اور بات بھی کبھی صار کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں، جیسے: ظل وَجهُه مُسْوَدّا (اس کا چہرہ سیاہ ہوگیا)

أصبح، أضحٰى، أمسیٰ: یہ تینوں اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ اسم کے لیے خبر کا ثبوت انہی اوقات میں ہے جو ان تینوں سے سمجھ آرہے ہیں، جیسے: أصبح زيدٌ مسرورا (زید صبح کے وقت خوش ہوا) أضحى زيدٌ قائما (زید چاشت کے وقت کھڑا ہوا) أمسى زيدٌ قائما (زید صبح کے وقت کھڑا ہوا)

فائدہ: بعض اوقات یہ تینوں صار کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں، جیسے: أصبح زيدٌ غنِيّا

(زید مال دار ہوگیا)

عاد، غدا، راح، آض: یہ چاروں صار کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں، جیسے: **عاد زید غنیا** (زید مال دار ہوگیا)

ما زال، ما انفكّ، ما برِح، ما فتئ: ان چاروں سے ثبوت خبر کا دوام اور استمرار سمجھ آتا ہے، جیسے: **ما زال زیدٌ مجتهدا** (زید ہمیشہ محنتی رہا)

ما دام: یہ اس بات کے لیے استعمال ہوتا ہے کہ جب تک خبر اسم کے لیے ثابت ہے اس وقت تک اس سے پہلے والا فعل ثابت رہے گا، جیسے: **أقوم ما دام زیدٌ جالسا** (جب تک زید بیٹھا ہوا ہے میں کھڑا رہوں گا)

لیس: یہ نفی کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: **لیس زیدٌ قائما** (زید کھڑا نہیں ہے)

كان (تھا، ہوا، ہے)	**صار** (ہوا)
أصبح (صبح کے وقت ہوا، ہوا)	**أمسى** (شام کے وقت ہوا، ہوا)
أضحى (چاشت کے وقت ہوا، ہوا)	**ظلّ** (دن میں ہوا، ہوا)
بات (رات میں ہوا، ہوا)	**دام** (ہمیشہ ہوا، رہا)
ما زال (ہمیشہ ہوا، رہا)	**ما برِح** (ہمیشہ رہا)
ما فتئ (ما فتا بھی آتا ہے) (ہمیشہ رہا)	**ما انفك** (ہمیشہ رہا)
ما دام (جب تک رہا)	**لیس** (نہیں ہے)

☆☆☆

Unit: II الوحدة الثانية

(Syntax – النّحو)

❖ما ولا المشبهتان بِلَيْسَ، لا نفی جنس

❖افراد کے اعتبار سے اسم کی قسمیں

(۱) واحد (۲) مثنیٰ/ تثنية (۳) جمع

❖ جمع المذکر السالم، جمع المؤنث السالم، جمع التکسیر

❖جمع قلت ، جمع کثرت

❖العدد والمعدود، الممنوع من الصرف

(عدد و معدود کے قواعد، منصرف وغیر منصرف)

❖مرفوعات، منصوبات، مجرورات

(أسمائے معمولۃ کا بیان)

Lesson: 4

ما ولا المشبهتان بِلَيْسَ، لا نفی جنس

ما و لا مشبهتین بلیس کا بیان:

ما و لا مشبھتین بلیس سے مرادوہ "ما و لا" ہیں جو دو باتوں میں لیس کے مشابہ ہیں:

(۱) لیس کی طرح مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔

(۲) لیس کی طرح نفی کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

اسی مشابہت کی وجہ سے یہ لیس کا عمل کرتے ہیں یعنی مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں، جیسے: **ما زيدٌ قائما، لا رجلٌ أفضلَ مِنكَ.**

فائدہ: "لا" کا "لیس" کی طرح استعمال بہت کم ہے۔

ما کے عمل کی تین شرطیں ہیں:

(۱) **ما** کے بعد إنْ زائدہ نہ ہو ورنہ ما عمل نہیں کرے گا، جیسے: **ما إن زيدٌ قائمٌ**۔

(۲) **ما** کی خبر پر إلا داخل نہ ہو ورنہ ما عمل نہیں کرے گا، جیسے: **ما زيدٌ إلا قائمٌ**۔

(۳) **ما** کی خبر اسم پر مقدم نہ ہو ورنہ ما عمل نہیں کرے گا، جیسے: **ما قائمٌ زيدٌ**۔

لا کے عمل کی بھی تین شرطیں ہیں:

(۱) **لا** کے اسم اور خبر دونوں نکرہ ہوں ورنہ لا عمل نہیں کرے گا۔

(۲) **لا** کی خبر پر إلا داخل نہ ہو ورنہ لا عمل نہیں کرے گا، جیسے: **لا رجلٌ إلا قائمٌ**

(۳) **لا** کی خبر اسم پر مقدم نہ ہو ورنہ لا عمل نہیں کرے گا، جیسے: **لا قائمٌ رجلٌ**

لائے نفی جنس کا بیان:

لائے نفی جنس: وہ لا ہے جو جنس سے صفت کی نفی کرنے کے لیے استعمال ہو، یہ بھی مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتی ہے مبتدا کو اس کا اسم اور خبر کو اس کی خبر کہتے ہیں، جیسے: لا رجلَ قائمٌ.

لا لنفی جنس، مطلق نفی کے لیے آتا ہے۔ یعنی جس چیز یا جس جنس پر بھی داخل ہوتا ہے۔ اس جنس پر لاگو حکم کا سرے سے انکار کرتا ہے۔

لا وہ "حرف نفی" ہے جو، نکرہ اسم مبتدا کو منصوب کرتا ہے۔ مثلاً:

A لا سرورَ دائمٌ "کوئی خوشی، ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے"۔

B لا إکراہَ فی الدین "دین میں، کوئی جبر نہیں ہے"۔

C لا تلمیذَ حاضرٌ (کوئی طالم علم حاضر نہیں ہے۔)

D لا رجلَ جالسٌ فی الطریق "راستے میں کوئی شخص نہیں بیٹھا ہے"۔

اوپر کی مثالوں میں، لا کے بعد آنے والے تمام اسماء نکرہ ہیں۔

جب لا کے بعد، اسم معرفہ ہو یا "لا" اور اس کے اسم کے درمیان فصل ہو تو ایسی صورت میں وہ اسم مرفوع ہی رہے گا اور ایک دوسرا لا اور اس کا اسم، ضروری ہوگا۔ دو لا کی مثالیں یہ ہیں:

لا المرأۃُ کسلانۃٌ ولا البنتُ "نہ عورت کاہل ہے اور نہ لڑکی"۔

افراد کے اعتبار سے اسم کی قسمیں:

عدد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں:

(۱) واحد (۲) مثنیٰ/ تثنیہ (۳) جمع

(ا) اسم واحد (The Singular Noun)

جیسے: مسلم، کتاب، قلم وغیرہ واحد ہیں۔

(٢) اسم مثنیٰ (The Dual Noun)

دو کو مثنیٰ کہتے ہیں۔ واحد سے مثنیٰ بنانے کے لیے "ان" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

A مسلم +ان =مسلمان (دو مسلمان)

B کتاب +ان = کتابان (دو کتابیں)

C قلم +ان =قلمان (دو قلم)

(٣) اسم جمع (The Plural Noun)

اسم جمع کی دو قسمیں ہیں:

(ا) جمع سالم (The Sound Plural Noun) جس میں واحد سے جمع بنانے کے لیے ون کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

جمع سالم میں، واحد کے اصلی حروف، جوں کے توں برقرار رہتے ہیں، مثلاً:

A مسلم+ون =مسلمون (کئی مسلمان)

B قادر+ون =قادرون (قدرت رکھنے والے)

C عامل+ون =عاملون (عمل کرنے والے)

(٢) اسم جمع مکسّر (The Broken Plural Noun)

جمع سالم میں، مادے کے اصلی حروف، اپنی ترتیب کے ساتھ جوں کے توں رہتے ہیں۔ اور ان کے آخر میں ون، ات وغیرہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اصل ترتیب حروف برقرار رہتی ہے۔ اس کے بالکل بر عکس، جمع مکسر میں، اسم واحد کے اصل حروف ٹوٹ کر بکھر جاتے ہیں اور ان کے درمیان "حروف زائدہ" آجاتے ہیں یا پھر کبھی کسی حرف کی کمی کر دی جاتی ہے۔ مثلاً:

1- عَبْدٌ کی جمع مکسر، عِبَادٌ ہے، جو فِعَالٌ کے وزن پر ہے۔

اس میں حرف ب کے بعد "الف" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

2- رَسُوْلٌ کی جمع مکسر رُسُلٌ ہے، جو فُعُلٌ کے وزن پر ہے۔
اس میں ایک حرف "واؤ" (و) کی کمی کردی گئی ہے۔

3- نَبِيٌّ کی جمع مکسر، أَفْعِلَاءُ کے وزن پر أَنْبِيَاءُ ہے۔

4- إِلٰہ کی جمع مکسر، أَفْعِلَةٌ کے وزن پر آلِهَةٌ ہے۔

5- عَمَلٌ کی جمع مسکر، أَفْعَالٌ کے وزن پر، أَعْمَالٌ ہے۔

6- صَحِيْفَةٌ کی جمع مکسر، فُعَلٌ کے وزن پر، صُحُفٌ ہے۔

عدد کے لحاظ سے اسم کی تقسیم

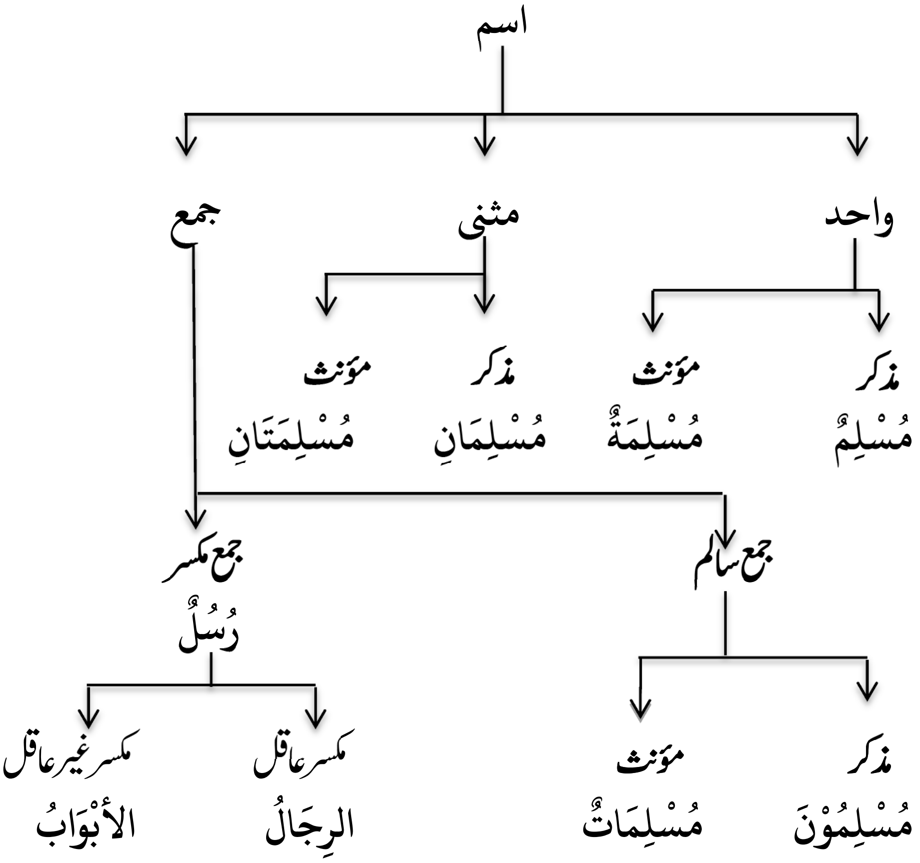

Lesson: 5

جمع المذكر السالم، جمع المؤنث السالم، جمع التكسير

جمع کی قسمیں:

باعتبار لفظ کے جمع کی دو قسمیں ہیں: (۱)جمع مکسر (۲)جمع سالم

(۱)جمع مکسر: وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت نہ رہے، جیسے: رجالٌ کہ اس میں واحد کا صیغہ رجلٌ سلامت نہیں رہا، بلکہ اس کے حرفوں کی ترتیب بیچ میں ''الف'' آجانے سے ٹوٹ گئی۔ اس جمع کو ''جمع تکسیر'' بھی کہتے ہیں۔

(۲)جمع سالم: وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت رہے، اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

(۱) جمع مذکر سالم: وہ جمع ہے جس میں ''واو'' ما قبل مضموم اور ''نون مفتوح'' ہو، جیسے: مسلمونَ یا ''یا'' ماقبل مکسور اور ''نون مفتوح'' ہو، جیسے: مسلمِینَ۔

(۲)جمع مؤنث سالم: وہ جمع ہے جس کے آخر میں ''الف'' اور تا ہو، جیسے: مسلماتٌ۔

☆☆☆

Lesson: 6

جمع قلت، جمع کثرت

جمع مکسر کی تقسیم:

باعتبار معنیجمع مکسر کی بھی دوقسمیں ہیں:(١) جمع قلّت(٢)جمع کثرت

جمع قلت وہ ہے جو دس سے کم پر بولی جائے، اس کے چار وزن ہیں:

(١) أفعلٌ جیسے:أکلبٌ (جمع کلب کی)۔

(٢) أفعالٌ جیسے: أقوال (جمع قول کی)۔

(٣) أفعلة جیسے:أطعمة(جمع طعام کی)

(٤) فِعلة جیسے:غِلمة(جمع غلام کی)

اور جمع سالم بغیر ''الف ولام'' کے جمع قلت میں داخل ہے، جیسے:عاقلون عاقلات۔

جمع کثرت : وہ جمع جو دس اور دس سے زیادہ پر بولی جائے، اس جمع کے وزن جمع قلت کے مذکورہ اوزان کے علاوہ ہیں ان میں سے دس مشہور زون لکھے جاتے ہیں:

وزن	واحد	جمع	وزن	واحد	جمع
١. فِعَالٌ	عبد	عباد	٦. فُعّالٌ	خادم	خدّام
٢. فُعَلاء	عالم	علماء	٧. فَعلٰى	مريض	مرضى
٣. أفعِلاء	نبي	أنبياء	٨. فَعَلَةٌ	طالب	طلبة
٤. فُعُلٌ	رسول	رسل	٩. فِعَلٌ	فرقة	فرق
٥. فُعُوْلٌ	نجم	نجوم	١٠. فِعْلاَنٌ	غلام	غلمان

العدد والمعدود، الممنوع من الصرف

عدد (Number)

عدد گنتی کو کہتے ہیں، عدد کی جمع اعداد ہے۔
اردو میں جس طرح ہم، ایک، دو، تین، چار کہتے ہیں، اسی طرح عربی میں
واحد (۱) إثنان (۲)
ثلٰثة (۳) اور أربعة (٤) کہتے ہیں۔

معدود (Counted)

جس شے کی گنتی کی جائے، اسے **معدود** کہتے ہیں۔
درج ذیل مثال میں اسم عدد و معدود دیکھیں:

ثمانية	أيّام	(آٹھ دن)
عدد	معدود	

عدد کے قواعد

عدد اور معدود کے قواعد، دوسری چیزوں کی بہ نسبت کچھ پیچیدہ ہیں۔ اس میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا، ضروری ہوتا ہے۔

(۱) عدد و معدود کی اعرابی حالت
(۲) عدد و معدود کی تذکیر و تانیث
(۳) عدد و معدود کی وحدت و جمع

عدد کی چار (۴) بڑی قسمیں ہیں:

(۱) مفرد: یک لفظی عدد کو کہتے ہیں، جیسے: واحد وغیرہ۔

ایک سے دس تک کی گنتی، مِئة (سو) اور أَلْفٌ (ایک ہزار)

(۲) مرکب غیر عطفی: گیارہ سے انیس (۱۱- ۱۹) تک کی گنتی ہے، جیسے أحدَ عشرَ-

(۳) معطوف (مرکب عطفی): اکیس اور اس سے اوپر کی گنتی ہے، جس میں حرف عطف "و" استعمال کیا جاتا ہے، جیسے أحد وعشرون-

(۴) عقود: دہائیوں (Double Digits) کو کہتے ہیں۔ **عِشرون سے تِسعون تک** کے اعداد، اکیس (۲۱) تا انتیس (۲۹) اسی طرح ننانوے (۹۹) تک، جیسے **تِسعةٌ وتِسعونَ**-

معدود کے قواعد

(۱) جس چیز کو گنا جائے اسے معدود کہتے ہیں، معدود کو عدد کی تمیز یا ممیّز بھی کہتے ہیں۔

(۲) تین سے دس تک معدود، جمع اور مجرور ہوتا ہے، جیسے: **خمسةُ أولادٍ**-

(۳) گیارہ سے ننانوے تک معدود، مفرد اور منصوب ہوتا ہے، جیسے أحدَ عشرَ

(۴) سو (۱۰۰) سے اوپر کا اسم معدود مجرور استعمال ہوتا ہے، جیسے: مِائةَ عَامٍ

(۵) عقود کا معدود، واحد اور مفرد ہوتا ہے، عقود کا عدد، مذکر و مونث کے لیے یکساں ہوتا ہے۔ جیسے: عِشرُونَ طالبًا و خَمسُونَ طالبةً.

(٦) سو (مائة) اور ہزار (ألف) کے تثنیہ اور جمع کا معدود، واحد اور مجرور ہوگا، تذکیر و تانیث سے کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، جیسے:

(۱) واحد:	مائة ولدٍ	مائة بنتٍ
(۲) مثنی:	مئتا ولدٍ	مئتا بنتٍ
(۳) جمع:	ثلاثُ مائةِ ولدٍ	ثلاثُ مائةِ بنتٍ

(۷) مئةٌ، ألفٌ اور مِليون معدود کے ساتھ مضاف کی طرح استعمال ہوتے ہیں اور ان کے تثنیہ اور جمع بھی واحد مجرور، جیسے: ألفُ ولدٍ، ألفُ بنتٍ.

ألفانِ+ ولدٍ = ألفا ولدٍ.

(ألفان ، جری اور نصبی حالت میں، ألفَينِ ہوجاتا ہے۔)

(۸) معدود ہمیشہ نکرہ استعمال ہوتا ہے۔

ایک (واحد/ واحدة) اور دو (إثنان/ إثنتان) کے قواعد:

ایک (۱) اور دو (۲) کی صورت میں عدد اور معدود میں مطابقت پائی جاتی ہے، یعنی عدد کی جنس و اعراب معدود کے مطابق ہوتے ہیں ایسے ہی جیسے صفت موصوف کی مطابقت ہوتی ہے۔ مثلاً واحد مذکر اسم کے لیے قلمٌ واحدٌ (ایک قلم) اور واحد مونث کے لیے ساعةٌ واحدةٌ (ایک گھڑی)۔ اسی طرح قلمان اثنان (دو قلمیں) اور ساعتان اثنتان (دو گھڑیاں)۔ یاد رہے قلم/ ساعة کا معنی بھی ایک قلم/ایک گھڑی ہے، اور قلمان/ ساعتان کا معنی بھی دو قلمیں/دو گھڑیاں ہے اگرچہ ان کے ساتھ عدد واحد/ واحدة اور اثنان اثنتان نہ بھی لکھا جائے۔ تاہم تاکید کی غرض سے ان کے اعداد کا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

نوٹ: واضح رہے کہ تذکیر و تانیث میں، عربی زبان ہی کا اعتبار ہو گا۔ جیسے: کتاب اردو زبان میں مؤنث ہے، لیکن عربی میں مذکر ہے۔ چناں چہ کتاب واحد استعمال ہو گا۔

۳ سے ۱۰ تک اعداد کے قواعد:

یہ اعداد جنس کے لحاظ سے معدود کی ضد ہوتے ہیں، یعنی اگر معدود مذکر ہو تو ان کا عدد مونث آتا ہے اور اگر معدود مؤنث ہو تو ان کا عدد مذکر آتا ہے۔ اور یہ کہ ۳ سے ۱۰ تک کا معدود جمع مجرور ہوتا ہے۔ ۳ سے ۱۰ تک اعداد کی مثالیں درج ذیل ہیں:

مذکر (معدود)	رقم	مؤنث (معدود)
ثلاثةُ رجالٍ "۳ مرد"	۳	ثلاثُ نساءٍ "۳ عورتیں"
أربعةُ رجالٍ "۴ مرد"	۴	أربعُ نساءٍ "۴ عورتیں"
خمسة رجال "۵ مرد"	۵	خمس نساء "۵ عورتیں"
ستة رجال "۶ مرد"	۶	ست نساء "۶ عورتیں"
سبعة رجال "۷ مرد"	۷	سبع نساء "۷ عورتیں"
ثمانية رجال "۸ مرد"	۸	ثماني نساء "۸ عورتیں"
تسعةُ رجالٍ "۹ مرد"	۹	تسعُ نساءٍ "۹ عورتیں"
عشرة رجال "۱۰ مرد"	۱۰	عشر نساء "۱۰ عورتیں"

۱۱/ اور ۱۲/ کے لیے قواعد:

ان میں عدد کے دونوں حصے معدود سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اور ان کا معدود واحد منصوب ہوتا ہے۔ مثلا:

مذکر (معدود)	رقم	مؤنث (معدود)
أحدَ عشرَ طالبًا "۱۱ طلبہ"	۱۱	إحدٰی عشرةَ طالبةً "۱۱ طالبات"
إثنا عشر طالبا "۱۲ طلبہ"	۱۲	إثنتا عشرة طالبة "۱۲ طالبات"

یاد رہے ۱۱/ سے ۹۹/ تک کے اعداد کا معدود ہمیشہ واحد منصوب ہوتا ہے۔

۱۳/ سے ۱۹/ تک کے قواعد:

ان میں جنس کے اعتبار سے عدد کا دوسرا حصہ معدود کے مطابق ہوتا ہے جب کہ اس کا پہلا حصہ معدود کی جنس کے متضاد ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ۱۳/ سے ۱۹/ تک کا معدود واحد منصوب ہوتا ہے۔

۱۳/ سے ۱۹/ تک کے اعداد کی درج ذیل مثالوں میں غور کریں:

مذکر (معدود)	رقم	مؤنث (معدود)
ثلاثةَ عشرَ طالبًا	۱۳	ثلاثَ عشرةَ طالبةً
أربعةَ عشرَ طالبا	۱۴	أربعَ عشرةَ طالبة
خمسة عشر طالبا	۱۵	خمس عشرة طالبة
ستة عشر طالبا	۱۶	ست عشرة طالبة
سبعة عشر طالبا	۱۷	سبع عشرة طالبة
ثمانية عشر طالبا	۱۸	ثماني عشرة طالبة
تسعةَ عشرَ طالبًا	۱۹	تسعَ عشرةَ طالبةً

العُقُود کے قواعد:

۲۰ سے ۹۰ (عِشرون ... تِسعون) کی دہائیوں کو العقود کہا جاتا ہے۔ ان کے قواعد جمع مذکر سالم أسما کے قواعد کے مطابق ہیں۔ مثلا:

على المكتبِ عشرون كتابا۔ میز پر ۲۰/ کتابیں ہیں، اس مثال میں عدد مرفوع ہے۔

قرأتُ عشرينَ كتابا۔ میں نے ۲۰/ کتابیں پڑھیں، اس مثال میں عدد منصوب ہے۔

اشتريت الكتابَ بعشرينَ دولارا۔ میں نے ۲۰/ ڈالر میں کتاب خریدی، اس مثال میں عدد مجرور ہے۔

۲۱/ اور ۲۲/ کے اعداد کے قواعد:

مذکر معدود کے لیے ۲۱/ کے عدد کا پہلا حصہ واحد ہے جب کہ مونث کے لیے إحدى ہے۔ مثلا:

واحدٌ وعشرونَ طالبًا، "۲۱/ طلبا"

إحدىٰ وعشرون طالبةً، "۲۱/ طالبات"

اور مذکر معدود کے لیے ۲۲/ کے عدد کا پہلا حصہ إثنان ہے اور مونث معدود کے لیے اثنتان ہے۔ مثلا:

اثنان وعشرون طالبا، "۲۲/ طلبا"

اثنتان وعشرون طالبة، "۲۲/ طالبات"

۲۳/ سے ۲۹/ تک اعداد:

ان میں مذکر معدود کے لیے عدد کا پہلا حصہ مونث ہوتا ہے جب کہ مؤنث معدود کے لیے عدد کا پہلا حصہ مذکر ہوتا ہے۔ ۲۳/ سے ۲۹/ تک اعداد کی مثالیں درج ذیل ہیں:

مذکر(معدود)	رقم	مؤنث(معدود)
ثلاثةٌ وعشرونَ طالبًا	٢٣	ثلاثُ وعشرونَ طالبةً
أربعة وعشرون طالبا	٢٤	أربع وعشرون طالبة
خمسة وعشرون طالبا	٢٥	خمس وعشرون طالبة
ستة وعشرون طالبا	٢٦	ست وعشرون طالبة
سبعة وعشرون طالبا	٢٧	سبع وعشرون طالبة
ثمانية وعشرون طالبا	٢٨	ثمان وعشرون طالبة
تسعة وعشرون طالبا	٢٩	تسع وعشرون طالبة

العقود ٢٠/ سے ١٠٠٠/ تک:

ان میں مذکر معدود اور مؤنث معدود دونوں کے لیے اعداد ایک جیسے ہیں۔ مثالیں درج ذیل ہیں:

مذکر(معدود)	رقم	مؤنث(معدود)
عِشرونَ طالبًا	٢٠	عِشرونَ طالبةً
ثلاثون طالبا	٣٠	ثلاثون طالبة
أربعون طالبا	٤٠	أربعون طالبة
خمسون طالبا	٥٠	خمسون طالبة
ستون طالبا	٦٠	ستون طالبة
سبعون طالبا	٧٠	سبعون طالبة
ثمانون طالبا	٨٠	ثمانون طالبة
تسعون طالبا	٩٠	تسعون طالبة
مِئةُ طالب	١٠٠	مئةُ طالبةٍ
ألفُ طالب	١٠٠٠	ألفُ طالبةٍ

۱۰۰/ سے اوپر کے اعداد درج ذیل ہیں:

۱۰۰- مائة (اس میں الف پڑھا نہیں جاتا)/مئة دونوں طرح لکھا جاتا ہے۔

۲۰۰- مئتان	۱۰۰۰- ألفٌ
۳۰۰- ثلاث مئةٍ	۲۰۰۰- ألفان
۴۰۰- أربع مئةٍ	۳۰۰۰- ثلاثةُ آلافٍ
۵۰۰- خمس مئة	۴۰۰۰- أربعة آلاف
٦۰۰- ست مئة	۵۰۰۰- خمسة آلاف
۷۰۰- سبع مئة	۱۰۰۰۰۰- مائةُ ألفٍ
۸۰۰- ثماني مئة	۵۰۰۰۰۰-خمسُ مائةِ آلافٍ
۹۰۰- تسع مئة	۱۰۰۰۰۰۰- مِليونَ

اعداد پڑھنے کا طریقہ:

اعداد پڑھنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اکائی سے شروع کیا جائے پھر دہائی پر جائیں پھر سیکڑا پر، پھر ہزار پر جائیں، مثلاً:

مذکر معدود کے لیے:

۷٦۵۴/ ڈالر: أربعةُ وخمسونَ وسِتُّمِائةٍ وسبعةُ آلافِ دولارٍ

مؤنث معدود کے لیے:

۷٦۵۴/ ڈالر: أربعُ وخَمسونَ وسِتمائةٍ وسبعةُ آلافِ روبيةٍ

منصرف وغیر منصرف

اسم معرب کی دو قسمیں ہیں: (۱) منصرف (۲) غیر منصرف

منصرف: وہ اسم ہے جس میں اسبابِ منعِ صرف میں سے کوئی سبب نہ ہو، اور اس پر تینوں حرکتیں اور

تنوین آتی ہو، جیسے: زَيْدٌ، زَيْدًا، زَيْدٍ۔

غیر منصرف: وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب ہوں، یا ایک ایسا سبب ہو جو دو سببوں کے قائم مقام ہو، اور جس پر تنوین اور کسرہ نہ آتا ہو۔

اسباب منع صرف نو ہیں:

(۱)عدل (۲)وصف (۳)تانیث (۴)معرفہ

(۵)عجمہ (۶)جمع (۷)ترکیب (۸)وزن فعل

(۹)الف ونون زائدتان

جن کا مجموعہ ذیل کے دو شعروں میں بیان کر دیا گیا ہے۔

عَدلٌ ووَصفٌ وتانيثٌ ومَعرِفةٌ وعُجمَـةٌ ثُـمَّ جمـعٌ ثُـمّ تركيبُ

والنّــونُ زائدةً مِن قَبلِها أَلِفٌ وَوَزنُ فِعلٍ وهٰـذا القَــولُ تقريبُ

ہر ایک کی مثال یہ ہے:

(۱) عُمَرُ میں دو سبب ہیں، عدل و معرفہ (۲) ثُلاثُ میں دو سبب ہیں: وصف وعدل

(۳) طَلحةُ میں دو سبب ہیں: تانیث و معرفہ (۴) زینبُ میں دو سبب ہیں: معرفہ وتانیث

(۵) إبراهيمُ میں دہ سبب ہیں: عجمہ و معرفہ (۶) مساجِد میں دو سبب ہیں: جمع و منتہی الجموع

(۷) بعلَبَكّ میں دو سبب ہیں: ترکیب و معرفہ (۸) أحمدُ میں دو سبب ہیں: وزن فعل و معرفہ۔

(۹) سُکران میں دو سبب ہیں: الف ونون زائدتان ووصف۔

غیر منصرف کا حکم: غیر منصرف کے دو حکم ہیں:

(۱) غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے اس لیے حالت جری میں اس کا اعراب فتحہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

(۲) اگر غیر منصرف مضاف ہو یا اس پر ''ال'' داخل ہو تو اس پر حالت جری میں کسرہ آئے گا، جیسے: مَرَرتُ بِالمَسَاجِدِ ومَرَرْتُ بِمَسَاجِدِكُمْ۔

عدل: ائمہ نحاۃ کی اصطلاح میں ایک اسم کا اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر دوسرے صیغہ کی طرف

کسی صرفی قاعدے کے بغیر تبدیل ہونا عدل کہلاتا ہے، جیسے: عمر یہ اصل میں عامر تھا۔

وصف: اسم کا مبہم ذات اور اس کی صفت بتانا وصف کہلاتا ہے، جیسے: أحمر۔

تانیث: یعنی اسم کا مؤنث ہونا، اس کی چار قسمیں ہیں:

(۱) تانیث لفظی، جیسے: طلحةُ، فاطمةُ

(۲) تانیث معنوی، جیسے: زینبُ.

فائدہ: تانیث معنوی کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ اسم عجمی ہو، جیسے: ماہ (ایک شہر کا نام) یا تین حرفی سے زائد ہو، جیسے: زینبُ یا درمیان والا حرف متحرک ہو، جیسے: سَقَرُ (جہنم کے ایک طبقہ کا نام ہے) اگر ان تین میں سے ایک صورت بھی نہ پائی گئی تو اسم کو منصرف اور غیر منصرف دونوں پڑھنا جائز ہے، جیسے: هِنْدٌ.

(۳) تانیث بہ الف مقصورہ زائدہ، جیسے: نُصرٰی (نسبتاً زیادہ مدد کرنے والی ایک عورت)

(۴) تانیث بہ الف ممدودہ زائدہ، جیسے: حمراء.

فائدہ: تانیث بہ الف مقصورہ و ممدودہ دو سبب کے قائم مقام ہے، یعنی ایک ہی سبب سے کلمہ غیر منصرف ہوجاتا ہے۔

معرفہ: معرفہ سے مراد اسم کا علم ہونا، جیسے: إسماعیل.

عجمہ: عجمہ سے مراد اسم کا عربی کے علاوہ کسی اور زبان سے ہونا، جیسے: إبراهیم (جو عبرانی زبان کا لفظ ہے)

عجمہ کے لیے یہ شرط ہے کہ اسم کے حروف تین سے زیادہ ہوں۔ جیسے: ابراہیمُ اگر اسم تین حرفی ہے تو منصرف ہوگا، جیسے: نوحٌ۔

جمع: جمع سے مراد اسم کا جمع منتہی الجموع ہونا، جیسے: مساجدُ.

فائدہ: جمع منتہی الجموع بھی دو سبب کے قائم مقام ہے۔

ترکیب: ترکیب سے مراد اسم کا مرکب منع صرف ہونا، جیسے: بعلبك (ایک شہر کا نام)

فائدہ: مرکب منع صرف کا پہلا جز فتحہ پر مبنی اور دوسرا جز غیر منصرف ہوتا ہے۔

وزن فعل: وزن فعل سے مراد اسم کا فعل کے وزن پر ہونا، جیسے: أحمد یہ أسمع کے وزن پر ہے۔

الف ونون زائدتین: الف ونون زائدتین سے مراد یہ ہے کہ اسم کے آخر میں الف اور نون زائد ہوں، جیسے: عثمان.

غیر منصرف کی پہچان:

غیر منصرف کی دو قسمیں ہیں:

(۱)ایک سبب سے غیر منصرف (۲)دو سببوں سے غیر منصرف

ایک سبب سے غیر منصرف: یہ دو اسم ہیں:

(۱)ہر وہ اسم جو جمع منتہی الجموع کے وزن پر ہو، جیسے: مساجد.

(۲)ہر وہ اسم جس کے آخر میں الف تانیث مقصورہ یا ممدودہ ہو، جیسے: نصری ، حمراء.

دو سببوں سے غیر منصرف: جو اسم دو سببوں سے غیر منصرف ہوتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں: (۱)علم (۲)صفت۔

غیر منصرف علم کی صورتیں:

علم چھ صورتوں میں غیر منصرف ہوتا ہے:

(۱)علم مؤنث لفظی یا مونث معنوی ہو، جیسے: طلحةُ زینبُ.

(۲)علم عجمی ہو، جیسے: إبراهيمُ.

(۳)علم مرکب منع صرف ہو، جیسے: بعلبكُ

(۴)علم کے آخر میں الف ونون زائدتین ہوں، جیسے: عثمانُ

(۵)علم فعل کے وزن پر ہو، جیسے: أحمدُ.

(٦)علم معدول ہو، جیسے: عمرُ

غیر منصرف صفت کی صورتیں:

صفت تین صورتوں میں غیر منصرف ہوتی ہے۔

(۱)صفت کے آخر میں الف ونون زائدتین ہوں جیسے: سكرانُ.

(۲)صفت فعل کے وزن پر ہو، جیسے: أحمرُ.

(۳)صفت معدول ہو، جیسے: أخرُ.

فائدہ: ہر ایک غیر منصرف جب کہ اس پر "الف لام" آئے یا دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو تو اس کو حالت جری میں کسرہ دیا جاتا ہے، جیسے: صليتُ في مساجدِهم، و ذهبتُ إلى المقابرِ.

مرفوعات، منصوبات، مجرورات

اِعرابی حالت کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں:

(۱) مرفوع (۲) منصوب (۳) مجرور

اعرابی حالت کیا چیز ہے؟

اردو میں آپ کہتے ہیں "لڑکیاں" کھیل رہی تھیں۔ "لڑکیوں" کو چوٹ آئی۔ اور انگریزی میں کہتے ہیں۔ I told him and he told me. آپ نے دیکھا۔ اردو میں کبھی آپ "لڑکیاں" استعمال کرتے ہیں اور کبھی "لڑکیوں"۔ اسی طرح انگریزی میں I کبھی me میں بدل جاتا ہے اور he کبھی him میں بدل جاتا ہے۔ یہ اس لیے ہوتا ہے کہ اسم کی حالت بدل جاتی ہے۔

اسم کبھی فاعل ہوتا ہے اور کبھی مفعول بہ ہوجاتا ہے۔ کبھی Active ہوتا ہے اور کبھی Passive ہوتا ہے۔ اردو اور انگریزی کی طرح عربی میں بھی اسم کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں لیکن عربی میں تین حالتیں ہوتی ہیں۔ چناں چہ المسلمون کبھی کبھار المسلِمين میں بدل جاتا ہے۔ کتابٌ کبھی کتابا اور کبھی کتابٍ میں بدل جاتا ہے۔ اس تبدیلی کو، اسم کی اعرابی حالت کہتے ہیں۔

☆☆☆

Lesson: 7

أسمائے معمولہ کا بیان

اسم معمول وہ اسم ہے جس کا اعراب (آخری حالت) کسی عامل کے اختلاف سے بدل جائے،۔ اسکی تین قسمیں ہیں: (۱) مرفوع (۲) منصوب (۳) مجرور

مرفوع: وہ معمول ہے جو حالت رفعی میں ہو، جیسے: جاء زیدٌ میں زید.

منصوب: وہ معمول ہے جو حالت نصبی میں ہو، جیسے: رأیت زیدا میں زیدا.

مجرور: وہ معمول ہے جو حالت جری میں ہو، جیسے: مررت بزید میں زیدٍ.

مرفوعات کا بیان

مرفوعات آٹھ ہیں:

(۱) فاعل (۲) نائب فاعل (۳) مبتدا

(۴) خبر (۵) افعال ناقصہ کا اسم (۶) حروف مشبہ بالفعل کی خبر

(۷) ما ولا مشبہتین بلیس کا اسم (۸) لائے نفی جنس کی خبر

منصوبات کا بیان

منصوبات بارہ ہیں:

(۱) مفعول مطلق (۲) مفعول بہ (۳) مفعول فیہ (۴) مفعول لہ

(۵) مفعول معہ (۶) حال (۷) تمییز (۸) مستثنیٰ

(۹)افعال ناقصہ کی خبر (۱۰)حروف مشبہ بالفعل کا اسم

(۱۱) ماولا مشبهتين بليس کی خبر (۱۲)لائے نفی جنس کا اسم

مجرورات کا بیان

مجرورات دو ہیں: (۱)مجرور بہ حرف (۲)مضاف الیہ

مجرور بہ حرف: وہ اسم ہے جس پر حرف جر داخل ہو، جیسے: فی الدار میں الدار۔

مضاف الیہ: وہ اسم ہے جس کے طرف دوسرے اسم کی حرف جر مقدّر کے واسطے سے نسبت کی گئی ہو، جیسے: کتابُ زیدٍ میں زید۔

فائدہ: مضاف پر "الف لام" اور تنوین نہیں آتی، اور تثنیہ وجمع کا "نون" اضافت میں گر جاتا ہے، جیسے: غلاما زیدٍ، فرسا عمرٍو، مسلموا مصرَ، طالبوا علمٍ.

مرفوع اسم کو پہچاننے کے لیے مندرجہ ذیل علامتیں ہیں:

الف۔ اسم کے آخری حرف پر " ایک پیش " یا "دو پیش " (تنوین) ہوں۔

ب۔ مثنی اسم کے آخر میں "آن" یا "تان" ہو۔

(جیسے: مسلمان، مسلمتان، المسلمان، المسلمتان)

ج۔ جمع مذکر سالم اسم کے آخر میں "ون" ہو۔

(جیسے: مسلمون، المسلمون)

د۔ جمع مؤنث سالم، اسم کے آخر میں آتٌ یا آتُ ہو۔

(جیسے: مسلماتٌ، المسلماتُ)

اسم منصوب کو پہچاننے کے لیے مندرجہ ذیل علامتیں ہیں:

الف۔ اسم کے آخری حرف پر، ایک زبر یا دو زبر (تنوین) ہوتے ہیں۔

ب۔ مثنی اسم کے آخر میں ینِ ہوتا ہے۔ (مسلمینِ، المسلمینِ)

ج۔ جمع مذکر سالم اسم کے آخر میں "ینَ" ہوتا ہے۔

(جیسے مسلمینَ، المسلمِینَ)

د۔ جمع مؤنث سالم، اسم کے آخر میں آتٍ یا آتِ ہوتا ہے۔

(جیسے: مسلماتٍ، المسلماتِ)

اسم مجرور کو پہچاننے کے لیے مندرجہ ذیل علامتیں ہیں:

ا۔ اسم کے آخری حرف پر "ایک زیر" یا "دو زیر" ہوں۔

ب۔ مثنی اسم کے آخری حصے میں "ینِ" ہو۔

ج۔ جمع مذکر سالم اسم کے آخری حصے میں "ینَ" ہو۔

د۔ جمع مؤنث سالم، اسم کے آخری حصے میں آتِ یا آتٍ ہو۔

☆☆☆

Unit: III الوحدة الثالثة

(Morphology - الصّرف)

❖تصريف معتل الفاء من الثلاثي المجرد (الصرف الصغير)الأبْوَابُ: ضَرَبَ، فَتَحَ، سَمِعَ ، نَصَرَ

❖تصريف معتلُ الفاء من الثلاثي المزيد

(الصرف الصغير)الأبْوَابُ: إفْعَال ، تَفْعِيْل، مُفَاعَلَة، تَفَعُّل

❖تصريف معتل الفاء من الثلاثى المزيد

(الصرف الصغير)الأبْوَابُ : تَفَاعُل، اِنْفِعَال، اِفْتِعَال، اِسْتِفْعَال

❖تصريف معتل العين من الثلاثى المجرد

(الصرف الصغير)الأبْوَابُ: ضَرَبَ، سَمِعَ، نَصَرَ-

❖تصريف معتل العينمن الثلاثى المزيد

(الصرف الصغير)الأبْوَابُ: إفْعَال، تَفْعِيْل، مُفَاعَلَة، تَفَعُّلْ-

❖حروف التنبيه -حروف الاستفهام

(حروف غير عاملة كى تقسيم)

Lesson: 8

تصريف الأفعال: معتل الفاء/المِثال من الثلاثي المجرد
(الصرف الصغير)
الأبْوَابُ: ضَرَبَ، فَتَحَ، سَمِعَ، نَصَرَ.

(١)باب ضَرَبَ يَضْرِبُ جیسے وَعَدَ يَعِدُ وَعْداً (وعدا کرنا)

وَعَدَ يَعِدُ وَعْداً وَعِدَةً فَهُوَ وَاعِدٌ - وَوُعِدَ يُوْعِدُ وَعْداً وَعِدَةً، فَذَاكَ مَوْعُودٌ، الأمرُ مِنْهُ عِدْ والنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَعِدْ.

المصادِرالأخرىٰ: الوَزْنُ تولنا- الوِلَادَةُ :جننا- الوَعْظُ نصیحت کرنا۔

قانون: يَعِدُ دراصل يَوْعِدُ بروزن يَضْرِبُ تھا۔ قانون ہے کہ جب مضارع میں فاء کی جگہ واو آئے اور فتحہ اور کسرہ کے مابین واقع ہوجائے تو اسے حذف کرتے ہیں۔ اسلئے يَعِدُ ہوگیا۔

(٢)باب فَتَحَ يَفْتَحُ جیسے وَضَعَ يَضَعُ وَضْعاً (رکھنا)

وَضَعَ يَضَعُ وَضْعاً، فَهُوَ وَاضِعٌ. وَوُضِعَ يُوْضَعُ وَضْعاً ، فَذَاكَ مَوْضُوْعٌ، الأَمْرُ مِنْهُ ضَعْ والنّهْيُ عَنْهُ لَا تَضَعْ.

المصادِرالأخرىٰ: الهِبَةُ دینا- الوَضْعُ :رکھنا- الوُقُوْعُ:گرنا،واقع ہونا۔

(٣)باب سَمِعَ يَسْمَعُ جیسے وَجِلَ يَوْجَلَ وَجْلاً(ڈرنا)

وَجِلَ يَوْجَلَ وَجْلاً، فَهُوَ وَاجِلٌ. الأمر منه إيْجَلْ والنهي عنه لَا تَوْجَلْ.
قانون: إيْجَلْ اصل میں إوْجَلْ تھا،ماقبل کسرہ کی وجہ سے واو کو یاء سے بدل دیا گیا۔
المصادِرالأخرىٰ: الوَجْلُ: ڈرنا- الوَجْعُ: دردمند ہونا۔

(٤)باب نَصَرَ يَنْصُرُ جیسے وَجَلَ يَوْجُلَ وَجْلاً(ڈرنا گھبرانا)

وَجِلَ يَوْجُلَ وَجْلاً، فَهُوَ وَاجِلٌ. وَ وُجِلَ يُوجَلُ وَجْلاً فَذَاكَ مَوْجُوْلٌ الأمر منه أوْجَلْ والنهي عنه لَا تُوْجَلْ.
المَصْدَرُ: اليَمْنُ: منع کرنا۔

تصريف الأفعال: معتلُ الفاءِ/المِثال من الثلاثي المزيد (الصرف الصغير)

الأَبْوَابُ: إفْعَال ، تَفْعِيْل، مُفَاعَلَة، تَفَعُّل.

باب افعال: جیسے الإيْقَانُ(یقین کرنا)

أيْقَنَ يُوْقِنُ إيْقَاناًفَهُوَ مُوْقِنٌ وأُوْقِنَ يُوْقَنُ إيقَاناًفَذَاكَ مُوْقَنٌ، الأمر منه أيْقِنْ والنهي عنه لا تُوْقِنْ.
المصادِرالأخرىٰ: الإيْجَابُ، واجب کرنا - الإيْضَاحُ، ظاہر کرنا- الإيْقَادُ، روشن کرنا - الإيْصَالُ، پہچانا۔

باب تفعيل: جیسے اَلتَّوْحِيْدُ (اللہ تعالی کو مع اس کی ذات وصفات کے واحد ہونے پر ایمان رکھنا)

وَحَّدَ يُوْحِّدُ تَوْحِيْداًفَهُوَمُوَحِّدٌ وَ وُحِّدَ يُوَحَّدُ تَوْحِيْداً فَذَاكَ مُوَحَّدٌ، الأمر منه

وَحِّدْ والنهي عنه لَا تُوَحِّدْ.

المصادِرالأخریٰ: التَّوْدِيْعُ سپرد کرنا- التَّيْسِيْرُ آسان کرنا۔

باب مفاعلة: جیسے اَلْمُوَاظَبَةُ (ثابت قدم وپابند وقت رہنا)

وَاظَبَ يُوَاظِبُ مُوَاظَبَةً فَهُوَ مُوَاظِبٌ وَ وُوْظِبَ يُوَاظَبُ مُوَاظَبَةً فَذَاكَ مُوَاظَبٌ، الأمر منه وَاظِبْ والنهي عنه لَا تُوَاظِبْ.

المصادِرالأخریٰ: المُوَاظَبَةُ ثابت قدم رہنا- المُيَامَنَةُ۔

باب تفعل: جیسے اَلتَّوَجُّهْ (کسی کی طرف متوجہ ہونا)

تَوَجَّهَ يَتَوَجَّهُ تَوَجُّهاًفَهُوَمُتَوَجِّهٌ وَ تُوُجِّهَ يُتَوَجَّهُ تَوَجُّهاًفَذَاكَمُتَوَجَّهٌ، الأمر منه تَوَجَّهْ والنهي عنه لَا تَتَوَجَّهْ.

المصادِرالأخریٰ: التَوَكُّلُ (بھروسہ کرنا)- التَيَقُّنُ (یقین کرنا)۔

☆☆☆

Lesson: 9

تصريف الافعال: معتل الفاء/المِثال من الثلاثی المزيد(الصرف الصغير)

الأَبْوَابُ : تَفَاعُل، اِنْفِعَال، اِفْتِعَال، اِسْتِفْعَال۔

باب تفاعل: جیسے تَوَافَقَ يَتَوافَقُ تَوَافُقاً (ایک دوسرے کے موافق ہونا)

تَوَارَدَ يَتَوَارَدُ تَوَارُداًفَهُوَمُتَوَارِدٌ وَ تُوُوْرِدَ يُتَوَارَدُ تَوَارُداًفَذَا كَمُتَوَارَدٌ، الأمر منه تَوَارَدْ والنهي عنه لَا تَتَوَارَدْ.

المصادِرالأخرىٰ: التَوَاصُلُ - التَّامُنُ ۔

باب انفعال: جیسے اَلْاِنْقِيَادُ (تابعدار ہونا)

اِنْقَادَ يَنْقَادُ اِنْقِيَاداًفَهُوَمُنْقَادٌ الأمر منه اِنْقَدْ والنهي عنه لَا تَنْقَدْ.

المصادِرالأخرىٰ: الاِنْقِيَادُ (فرماں بردار ہونا)- الانقياض (دیوار کا گرجانا)۔

باب افتعال، جیسے: الاِخْتِيَارُ (پسند کرنا)

اِخْتَارَ يَخْتَارُ اِخْتِيَاراًفَهُوَمُخْتَارٌ وَ اخْتِيْرَ يُخْتَارُ اِخْتِيَاراً فذاك مُخْتَارٌ الأمر منه اِخْتَرْ والنهي عنه لَا تَخْتَرْ.

المصادِرالأخرىٰ: الاتِّصَالُ (ملنا) - الاِتِّقَادُ (بھڑکنا)

باب استفعال، جیسے: الاِسْتِخَارَةُ (خیر طلب کرنا)

اِسْتَخَارَ يَسْتَخَارُ اِسْتِخَارَةً فَهُوَ مُسْتَخِيْرٌ وَاسْتُخِيْرَ يُسْتَخَارُ اِسْتِخَارَةً فذاک مُسْتَخَارٌ الأمر منه اِسْتَخِرْ والنهي عنه لَا تَسْتَخِرْ.

المصادِرالأخریٰ: اَلْاِسْتِيْصَالُ کسی سے ملنے کی خواہش ہونا - الاِسْتِيْقَاظُ نیند سے بیدار ہونا/متوجّہ ہونا- الاِسْتِيْعَابُ (احاطہ کرنا)

تصريف الافعال: معتل العين/اجوف من الثلاثى المجرد (الصرف الصغير) الأبْوَابُ: ضَرَبَ، سَمِعَ، نَصَرَ۔

باب ضَرَبَ يَضْرِبُ: جیسے بَاعَ يَبِيْعُ (فروخت کرنا)

بَاعَ يَبِيْعُ بَيْعاً فهو بائِعٌ وَ بِيْعَ يُبَاعُ بَيْعًافَهوَ مَبِيْعٌ الأمر منه بِعْ والنهى عنه لا تَبِعْ۔

المصادِرالأخریٰ: الطوحُ (ہلاک کرنا)،البَيْعُ (بیچنا)۔

باب سَمِعَ يَسْمَعُ جیسے خَافَ يَخَافُ خَوْفاً (ڈرنا)

خَافَ يَخَافُ خَوْفاً فهو خَائِفٌ وَ خِيْفَ يُخَافُ خَوْفاًفَهوَمَخُوْفٌ الأمر منهخَفْ والنهى عنه لا تَخَفْ۔

المصادِرالأخریٰ: الخَوْفُ(ڈرنا)- النَيْلُ(پانا)- الأئيسُ:(مایوس ہونا)۔

باب نَصَرَ يَنْصُرُ جیسے قَالَ يَقُوْلُ قَولاً (بات کرنا)

قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا فهو قَائِلٌ وقِيْلَ يُقَالُ قَوْلًا فذاك مَقُوْلٌ الأمر منهقُلْ والنهى عنه لا تَقُلْ.

المصادِرالأخریٰ:الذَّوْقُ (چکھنا)- الصَوْمُ:(روزہ رکھنا)- القَوْلُ:(کہنا) -القِيَامُ:(کھڑا ہونا)

☆☆☆

Lesson: 10

تصريف الافعال: معتل العين/اجوف من الثلاثى المزيد (الصرف الصغير)

الأَبْوَابُ: إِفْعَال، تَفْعِيْل، مُفَاعَلَة، تَفَعُّلْ۔

باب افعال (اجوف واوی) جیسے: **اَلْإِقَامَةُ** (کھڑا ہونا، کھڑا کرنا)

أَقامَ يُقِيْمُ إِقَامَةً فهو مُقِيْمٌ وَ أُقِيْمَ يُقَامُ إِقامَةً فَذَاكَ مُقَامٌ الأمر منه أَقِمْ والنهي عنه لَا تُقِمْ.

قبل از تعلیل اس گردان کی اصل یہ ہے: أَقْوَمَ يُقْوِمُ إِقْوَاماً فهو مُقْوِمٌ و أُقْوِمَ يُقْوَمُ إِقْوَاماً فَذَاكَ مُقْوَمٌ الأمر منه أَقْوِمْ والنهي عنه لا تُقْوِمْ.

(اجوف یائی) جیسے: **الإِطَارَةُ** (اڑانا)

أَطَارَ يُطِيْرُ إِطَارَةً فهو مُطِيْرٌ وأُطِيْرَ يُطَارُ إطارَةً فَذَاكَ مُطَارٌ الامر منه أَطِرْ والنهي عنه لَا تُطِرْ.

قبل از تعلیل اس گردان کی اصل یہ ہے: أَطْيَرَ يُطْيِرُ إِطْيَارًا فهو مُطْيِرٌ وأُطْيِرَ يُطْيَرُ إِطْيَارًافهو مُطْيَرٌ الأمر منه أَطْيِرْ والنهي عنه لا تُطْيِرُ.

المصادِرالأخریٰ: الإِجَابَةُ (جواب دینا، قبول کرنا)- الإِصَابَةُ: (پہنچنا)-
الإقامَة: (کھڑا کرنا)۔

باب تفعیل جیسے: التَمْيِيْزُ(دوچیزوں میں فرق وامتیاز کرنا)

مَيَّزَ يُمَيِّزُ تَمْيِزًا فهو مُمَيِّزٌ وَمُيِّزَ يُمَيَّزُ تَمِيْزًا فَذَاكَ مُمَيَّزٌ الأمرُ منه مَيِّزْ و النهي عنه لَا تَمَيِّزْ.

المصادِرالأخریٰ: التَّدْوِيْرُ:(دور میں لانا)- التَّمِيْزُ(جدا کرنا)۔

باب مفاعلۃ جیسے: المُقَاوَمَةُ(مخالفت/برابری کرنا)

قَاوَمَ يُقَاوِمُ مُقَاوَمَةً فهو مُقَاوِمٌ وقُوْوِمَ يُقَاوَمُ مُقَاوَمَةً فَذَاكَ مُقَاوَمٌ الأمر منه قَاوِمْ والنهي عنه لَا تُقَاوِمْ-

المصادِرالأخریٰ: المُقَاوَمَةُ(برابری کرنا)- المُعَايِنَةُ:(آنکھ سے دیکھنا)

باب تفعُّل جیسے: التَجَوُّزُ(وسعت نظری اور عفوودرگزر سے کام لینا)

تَجَوَّزَ يَتَجَوَّزُ تَجَوُّزاً فهو مُتَجَوِّزٌ وَتُجُوِّزَ يُتَجَوَّزُ تَجَوُّزًا فَذَاكَ مُتَجَوَّزًا الأمر مِنه تَجَوَّزْ والنهي عَنْهُ لَا تَتَجَوَّزْ.

المصدر: التَدَيُّنُ(دیندار ہونا)

☆☆☆

Lesson: 11

حروف التنبيه ۔ حروف الاستفهام

حروف غیر عاملہ کی تقسیم

حروف غیر عاملہ وہ حروف ہیں جو اپنے مدخول میں کوئی لفظی عمل نہیں کرتے، جیسے: أَزَيْدٌ قَائِمٌ. میں ہمزہ حرفِ غیر عامل ہے کیوں کہ اس نے زیدٌ اور قائمٌ کے اعراب میں کوئی عمل نہیں کیا۔

حروف غیر عاملہ کی مشہور قسمیں درج ذیل ہیں:

(۱)حروف عطف (۲)حروف نداء (۳)حروف مصدریہ

(۴)حروف استفہام (۵)حروف شرط غیر جازمہ (۶)حروف تفسیر

(۷)حروف تنبیہ (۸)حروف جواب (۹)حروف عرض وتحضیض

(۱۰)حرف توقع (۱۱)حرف ردع (۱۲)نون تنوین

یہاں پر ان اقسام میں سے صرف دو قسمیں حروف تنبیہ اور حروف استفہام کو اختصارا بیان کیا جائے گا جو آپ کی کلاس میں داخلِ نصاب ہیں:

حروف تنبیہ:

وہ حروف ہیں جو مخاطب (Second person) کو متنبہ (Warn) اور بیدار کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، یہ تین حروف ہیں:

(۱) أَلَا (۲) أَمَا (۳) هَا.

ان تینوں کے معنی ہیں "خبر دار، سنو!": [أَلَا إِنّ نَصْرَ اللهِ قَرِيْبٌ]، أمَا وَاللهِ لَأُعَاتِبَنَّه' (سنو! بخدا میں ضرور اسے عتاب کروں گا)، هَا ! إِنَّ عَدُوَّ كَبِالْبَابِ (ہوشیار! تیرا دشمن دروازہ پر ہے)۔

حروف استفہام:

وہ حروف ہیں جو مخاطب (Second person) سے کسی بات کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور یہ بھی تین ہیں:

(۱) مَا. (۲) أَ. (۳) هَلْ۔

یہ تینوں جملہ کے شروع میں آتے ہیں، جیسے: مَا اسْمُكَ ؟ أَ زَ يْدٌ قَائِمٌ ؟ هَلْ زَ يْدٌ قَائِمٌ ؟

" أَ " کثیر الاستعمال ہے، یعنی اسم، فعل اور حرف سب پر داخل ہوتا ہے جیسے: أَزَ يْدًا رَأَيْتَ ؟ أَ رَأَيْتَ زَ يْدًا؟ أَلَمْ تَرَ زَ يْدًا؟.

" هَلْ "اسم و فعل پر داخل ہوتا ہے لیکن حرف پر نہیں داخل ہوتا جیسے: هَلْ زَ يْدٌ حَاضِرٌ ؟، هَلْ رَأَيْتَ زَ يْداً؟

"مَا" استفہامیہ سوال کے لیے فعل سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے: مَا مَنَعَكَ أن تَسْجُدَ؟

"مَا" استفہامیہ اسم اشارہ سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے: وَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى ؟

بعض اوقات مَا استفهاميه کا الف، حرفِ جر کے دخول سے ساقط کردیا جاتا ہے۔

بِمَا = بِمَ، جیسے: فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ؟

☆☆☆

Unit: IV الوحدة الرابعة

(الصّرف - Morphology)

❖ تصريف معتل العين من الثلاثي المزيد

(الصرف الصغير)الأَبْوَابُ: تَفَاعُل ، اِنْفِعَال، اِفْتِعَال، اِسْتِفْعَال.

❖تصريف معتل اللام من الثلاثى المجرد

(الصرف الصغير)الأَبْوَابُ: ضَرَبَ ، فَتَحَ، سَمِعَ، نَصَرَ-

❖تصريف معتل اللام من الثلاثي المزيد

(الصرف الصغير)الأَبْوَابُ: اِفْعَال تَفْعِيْل، مُفَاعَلَة ، تَفَعُّل.

❖تصريف معتل اللام من الثلاثي المزيد

(الصرف الصغير)الأَبْوَابُ: تَفَاعُل اِنْفِعَال، اِفْتِعَال ، اِسْتِفْعَال.

❖حروف النِّداء ، حروف العَطْف

Lesson: 12

تصريف الافعال : معتل العين/اجوف من الثلاثي المزيد (الصرف الصغير)

الأَبْوَابُ: تَفَاعُل ، اِنْفِعَال، اِفْتِعَال، اِسْتِفْعَال.

بابِ التفاعل جیسے: التَعَاوُنُ (ایک دوسرے کا تعاون ومدد کرنا)

تَعَاوَنَ يَتَعَاوَنُ تَعَاوُنًا فهو مُتَعَاوِنٌ وتُعُوْوِنَ يَتَعَاوَنُ تَعَاوُنًا فَذَاكَ مُتَعَاوَنٌ الأمر مِنْهُ تَعَاوَنْ النهي عنه لَا تَعَاوَنْ.

المصادِرالأخرىٰ: التّعَاوُنُ (ایک دوسرے کی مدد کرنا)- التَبَايُنُ (فرق ہونا، جدا ہونا)

بابِ انفعال (اجوف واوی) جیسے: الاِنْقِيَادُ (تابعدار ہونا)

اِنْقَادَ يَنْقَادُ اِنْقِيَادًا فهو مُنْقَادٌ الأمر منه اِنْقَدْ والنهي عنه لَا تَنْقَدْ.

قبل از تعلیل اس گردان کیاصل یہ ہے: اِنْقَوَدَ يَنْقَوِدُ اِنْقِوَادًا فهو مُنْقَوِدٌ الأمر منه اِنْقَوِدْ والنهي عنه لَاتَنْقَوِدْ.

(اجوف یائی) جیسے: الاِنْقِيَاضُ (دیوار پھٹنا)

اِنْقَاضَ يَنْقَاضُ اِنْقِيَاضًا فهو مُنْقَاضٌ الأمر منه اِنْقَضْ والنهى عنه لَا تَنْقَضْ.

قبل از تعلیل اس گردان کیاصل یہ تھی: اِنْقَيَضَ يَنْقَيِضُ اِنْقِيَاضًا فهو مُنْقَيِضٌ الأمر منه اِنْقَيِضْ والنهي عنه لَا تَنْقَيِضْ.

نوٹ: ان ابواب میں مثل قَالَ يَقُوْلُ ، بَاعَ يَبِيْعُ اور خَافَ يَخَافُ کے تعلیل ہوئی ہے۔
المصادِرالأخرىٰ: الاِنْقِيَادُ(فرماں بردار ہونا)- الاِنْقِيَاضُ:(دیوار پھٹنا)

باب افتعال(اجوف واوی)جیسے:اَلْاِجْتِيَابُ(جنگل کو طے کرنا)

اِجْتَابَ يَجْتَابُ اِجْتِيَابًا فَهُوَ مُجْتَابٌ وَ اُجْتِيْبَ يُجْتَابُ اِجْتِيَابًا فَذَاكَ مُجْتَابٌ الأمرُ منْه اِجْتَبْ والنهي عنه لَا تَجْتَبْ.
قبل از تعلیل اس گردان کیاصل یہ تھی: اِجْتَوَبَ يَجْتَوِبُ اِجْتِوَابًا فهو مُجْتَوِبٌ واُجْتُوِبَ يُجْتَوَبُ اِجْتِوَابًا فَذَاكَ مُجْتَوَبٌ الأمر منه اِجْتَوِبْ والنهي عنه لَا تَجْتَوِبْ.

(اجوف یائی)جیسے:الاِخْتِيَارُ(پسند کرنا)

اِخْتَارَ يَخْتَارُ اِخْتِيَارًا فهو مُخْتَارٌ واُخْتِيْرَ يُخْتَارُ اِخْتِيَارًا فَذَاكَ مُخْتَارٌ الأمر منه اِخْتَرْ والنهي عنه لَا تَخْتَرْ.
قبل از تعلیل اس گردان کیاصل یہ تھی: اِخْتَيَرَ يَخْتَيِرُ اِخْتِيَارًا فهو مُخْتَيِرٌ و اُخْتُيِرَ يُخْتَيَرُ اِخْتِيَارًا فَذَاكَ مُخْتَيَرٌ الأمر منه اِخْتَيِرْ والنهي عنه لَا تَخْتَيِرْ.
المصادِرالأخرىٰ: الْاِجْتِيَابُ(چنگی کرنا)- الاِخْتِيَارُ:(چننا)

باب استفعال(اجوف واوی)جیسے:الِاسْتِعَانَةُ (مدد چاہنا)

اِسْتَعَانَ يَسْتَعِيْنُ اِسْتِعَانَةً فَهُوَ مُسْتَعِيْنٌ واُسْتُعِيْنَ يُسْتَعَانُ اِسْتِعَانَةً فَذَاكَ مُسْتَعَانٌ الأمر منه اِسْتَعِنْ والنهي عنه لَا تَسْتَعِنْ.
قبل از تعلیل اس گردان کیاصل یہ تھی: اِسْتَعْوَنَ يَسْتَعْوِنُ اِسْتِعْوَانًا فهو مُسْتَعْوِنٌ وَ اُسْتُعْوِنَ يُسْتَعْوَنُ اِسْتِعْوَانًا فَذَاكَ مُسْتَعْوَنٌ الأمر منه اِسْتَعْوِنْ والنهي عنه لَا تَسْتَعْوِنْ.

(اجوف یائی) جیسے: اَلِاسْتِخَارَۃُ (بھلائی چاہنا)

اِسْتَخَارَ يَسْتَخِيْرُ اِسْتِخَارَةً فَهُوَ مُسْتَخِيْرٌ وَ اُسْتُخِيْرَ يُسْتَخَارُ اِسْتِخَارَةً فَذَاكَ مُسْتَخَارٌ الأمر منه اِسْتَخِرْ والنهي عنه لَا تَسْتَخِرْ.

قبل از تعلیل اس گردان کی اصل یہ تھی: اِسْتَخْيَرَ يَسْتَخْيِرُ اِسْتِخْيَارًا فَهُوَ مُسْتَخْيِرٌ وأُسْتُخْيِرَ يُسْتَخْيَرُ اِسْتِخْيَارًا فَذَاكَ مُسْتَخْيَرٌ الأمر منه اِسْتَخْيِرْ والنهي عنه لَا تَسْتَخْيِرْ.

المصادِرالأخرىٰ: اَلْاِسْتِعَانَةُ (مدد مانگنا)-

الاِسْتِخَارَةُ: (نیکی چاہنا)

☆☆☆

Lesson: 13

تصريف الأفعال: معتل اللام/الناقص من الثلاثى المجرد (الصرف الصغير)

الأبْوَابُ: ضَرَبَ ، فَتَحَ، سَمِعَ، نَصَرَ

باب ضَرَبَ يَضْرِبُ جیسے:رَمٰى يَرْمِيْ رَمْياً(پھینکنا)
رَمٰى يَرْمِيْ رَمْياً، فَهُوَ رَامٍ وَ رُمِيَ يُرْمٰى رَمْياً فذاك مَرْمِيٌّ الأمر منه إرْمِ والنهي عنه لَا تَرْمِ.
المصادِرالأخرىٰ: المَشْيُ(چلنا)- الإتْيَانُ:(آنا)- المُضِيُّ(گذرنا)- الرَّمْيُ:(پھینکنا)

باب فَتَحَ يَفْتَحُ جیسے:سَعٰى يَسْعٰى سَعْيًا(دوڑنا)
سَعٰى يَسْعٰى سَعْيًا فهو سَاعٍ الأمر منه اِسْعَ والنهي عنه لَا تَسْعَ.
المصادِرالأخرىٰ: المَحْوُ(مٹانا)- السَّعْيُ:(کوشش کرنا)

باب سمِعَ يَسْمَعُ جیسے:رَضِيَ يَرْضٰى رِضْوَانًا(پسند کرنا)
رَضِيَ يَرْضٰى رِضْوَانًا فَهُوَ رَاضٍ وَرُضِيَ يُرْضٰى رِضْوَانًا فَذَاكَ مَرْضِيٌّ الأمر منه اِرْضَ والنهي عنه لَا تَرْضَ.
المصادِرالأخرىٰ:النِّسْيَانُ(بھولنا)-البَقَاءُ:(باقی رہنا)-الخَشْيَةُ(ڈرنا)-اللِّقَاءُ:(ملاقات کرنا)

باب نَصَرَ ينْصُرُ جیسے: دَعَا يَدْعُوْ دَعْوَةً (بلانا)

دَعَا يَدْعُوْ دَعْوَةً فَهُوَ دَاعٍ ودُعِيَ يُدْعٰى دَعْوَةً فَذَاكَ مَدْعُوٌّ الأمر منه اُدْعُ والنهي عنه لَا تَدْعُ.

المصادِرالأخرىٰ: الدَّعْوَةُ(بلانا)- الكِنَايَةُ:(پوشیدہ بات کرنا)

العَفْوُ(معاف کرنا)- العُلُوُّ:(بلند ہونا)

☆☆☆

Lesson: 14

تصريف الأفعال: معتل اللام/الناقص من الثلاثي المزيد
(الصرف الصغير)
الأبْوَابُ: اِفْعَال تَفْعِيل، مُفَاعَلَة ، تَفَعُّل.

باب افعال (ناقص) جیسے: الإغْنَاءُ (بے پرواکرنا)

أغْنٰى يُغْنِيْ إغْنَاءً فهو مُغْنٍ وأُغْنِيَ يُغْنٰى إغْنَاءً فهو مُغْنًى الأمر منه أَغْنِ والنهى عنه لَا تَغْنِ.

جیسے: الإعْطَاءُ (دینا) - الإعْلَاءُ (بلندکرنا)

باب تفعیل جیسے: التَّسْمِيَةُ (نام رکھنا)

سَمّٰى يُسَمِّيْ تَسْمِيَةً فَهُوَ مُسَمٍّ وَسُمِّيَ يُسَمّٰى تَسْمِيَةً فَذَاكَ مُسَمًّى الأمر منه سَمِّ والنهي عنه لَا تُسَمِّ.

المصادرِالأخرىٰ: التَّسْمِيَةُ (نام رکھنا)- التَّلْقِيَةُ: (کسی کو کچھ دینے کیلئے آگے ڈالنا)

باب مفاعلة جیسے: المُرَامَاةُ (باہم تیراندازی کرنا)

رَامٰى يُرَامِيْ مُرَامَاةً، فَهُوَ مُرَامٍ ورُوْمِيَ يُرَامٰى مُرَامَاةً فذاك مُرَامًى الأمر منه رَامِ والنهي عنه لَا تُرَامِ .

المصادِرالأخرىٰ: المُعَادَاةُ (باہم دشمنی کرنا)- المُلَاقَاةُ :(باہم ملنا)

بابتَفَعُّل جیسے:التَّمَنّٰی (آرزو کرنا)

تَمَنّٰی يَتَمَنّٰی تَمَنِّيًا فهو مُتَمَنٍّ وَ تُمُنِّيَ يُتَمَنّٰی تَمَنِّيًا فذاك مُتَمَنّى الأمر منه تَمَنَّ والنهى عنه لَا تَتَمَنِّ.

المصادِرالأخرىٰ: التّعَدّيا(حد سے بڑھنا) - التّمَنّيًا:(آرزو کرنا)

التّلَقّي (حاصل کرنا)

☆☆☆

Lesson: 15

تصريف الأفعال: معتل اللام/الناقص من الثلاثي المزيد (الصرف الصغير)

الأَبْوَابُ: تَفَاعُل اِنْفِعَال، اِفْتِعَال ، اِسْتِفْعَال.

باب تَفَاعُل جیسے: التَّنَاهِیْ (ایک دوسرے کو روکنا)

تَنَاهٰى يَتَنَاهٰى تَنَاهِيًا فَهُوَ مُتَنَاهٍ الأمر منه تَنَاهَ والنهي عنه لَا تَتَنَاهَ.

المصادِرالأخرىٰ: التَّعَاوُنُ (ایک دوسرے کی مدد کرنا)- التَّبَایُنُ:(فرق ہونا، جدا ہونا)

باب افتعال جیسے: اِلْاِلْتِقَاءُ:(ملنا)

اِلْتَقٰى يَلْتَقِيْ اِلْتِقَاءً فهو مُلْتَقٍ وَ اُلْتُقِيَ يُلْتَقٰى اِلْتِقَاءً فهو مُلْتَقًى الأمر منه اِلْتَقِ والنهى عنه لَا تَلْتَقِ.

المصادِرالأخرىٰ: الاِخْتِيَارُ:(چننا)-الاِصْطِفَاءُ وَ الاِجْتِبَاءُ (چن لینا)۔

باب استفعال جیسے: الاِسْتِغْنَاءُ(بے پرواہ ہونا)

اِسْتَغْنٰى يَسْتَغْنِيْ اِسْتِغْنَاءً فهو مُسْتَغْنٍ الأمر منه اِسْتَغْنِ والنهى عنه لَا تَسْتَغْنِ.

المصادِرالأخرىٰ: الاِسْتِعَانَةُ (مدد مانگنا)- الاِسْتِخَارَةُ (نیکی چاہنا)۔

ابواب مزید فیہ (معتل واوی)								
الأبواب	الإفْعَالُ	التَّفْعِيْلُ	المُفَاعَلَةُ	التَّفَعُّلُ	التَّفَاعُلُ	الإفْتِعَالُ	الإنْفِعَالُ	الإسْتِفْعَالُ
الأمثلة	الإعْلَاءُ بلند کرنا	التَّسْمِيَةُ نام رکھنا	المُعَادَاةُ باہم دشمنی کرنا	التَّعَدِّيُ حد سے بڑھنا	التَّلَافِيُ تدارک کرنا	الإجْتِبَاءُ چن لینا	الإنْمِحَاءُ محو ہونا	الإسْتِعْلَاءُ بلند ہونا
ماضی معروف	أَعْلٰی	سَمّٰی	عَادٰی	تَعَدّٰی	تَلَافٰی	اِجْتَبٰی	اِنْمَحٰی	اِسْتَعْلٰی
مضارع معروف	يُعْلِيْ	يُسَمِّيْ	يُعَادِيْ	يَتَعَدّٰى	يَتَلَافٰى	يَجْتَبِيْ	يَنْمَحِيْ	يَسْتَعْلِيْ
مصدر	إعْلَاءً	تَسْمِيَةً	مُعَادَاةً	تَعَدِّيًا	تَلَافِيًا	اِجْتِبَاءً	اِنْمِحَاءً	اِسْتِعْلَاءً
اسم فاعل	مُعْلٍ	مُسَمٍّ	مُعَادٍ	مُتَعَدِّيًا	مُتَلَافٍ	مُجْتَبٍ	مُنْمَحٍ	مُسْتَعْلٍ
ماضی مجہول	أُعْلِيَ	سُمِّيَ	عُوْدِيَ	تُعُدِّيْ	تُلُوْفِيَ	اُجْتُبِيَ	...	اُسْتُعْلِيَ
مضارع مجہول	يُعْلٰى	يُسَمّٰى	يُعَادٰى	يُتَعَدّٰى	يُتَلَافٰى	يُجْتَبٰى	...	يُسْتَعْلٰى
مصدر	إعْلَاءً	تَسْمِيَةً	مُعَادَاةً	تَعَدِّيًا	تَلَافِيًا	اِجْتِبَاءً	...	اِسْتِعْلَاءً
اسم مفعول	مُعْلًى	مُسَمًّى	مُعَادًى	مُتَعَدًّى	مُتَلَافًى	مُجْتَبًى	...	مُسْتَعْلًى
فعل أمر	أَعْلِ	سَمِّ	عَادِ	تَعَدَّ	تَلَافَ	اِجْتَبِ	اِنْمَحِ	اِسْتَعْلِ
فعل نہی	لَا تُعْلِ	لَا تُسَمِّ	لَا تُعَادِ	لَا تَتَعَدَّ	لَا تَتَلَافَ	لَا تَجْتَبِ	لَا تَنْمَحِ	لَا تَسْتَعْلِ

ابواب مزید فیہ (معتل یائی)								
الأبواب	الإِفْعَالُ	التَّفْعِيْلُ	المُفَاعَلَةُ	التَّفَعُّلُ	التَّفَاعُلُ	الإِفْتِعَالُ	الإِنْفِعَالُ	الإِسْتِفْعَالُ
الأمثلة	الإِغْنَاءُ بے پرواہ کرنا	التَّقْوِيَةُ قوت دینا	المُلَاقَاةُ باہم ملنا	التَّمَنِّیْ آرزو کرنا	التَّوَالِیْ پے درپے کام کرنا	الإِلْتِقَاءُ ملنا	الإِنْزِوَاءُ گوشہ نشین ہونا	الإِسْتِغْنَاءُ بے پرواہ ہونا
ماضی معروف	أَغْنٰی	قَوّٰی	لَاقٰی	تَمَنّٰی	تَوَالٰی	اِلْتَقٰی	اِنْزَوٰی	اِسْتَغْنٰی
مضارع معروف	یُغْنِی	یُقَوِّی	یُلَاقِیْ	یَتَمَنّٰی	یَتَوَالٰی	یَلْتَقِیْ	یَنْزَوِیْ	یَسْتَغْنِیْ
مصدر	إِغْنَاءً	تَقْوِیَةً	مُلَاقَاةً	تَمَنِّیًا	تَوَالِیًا	اَلْتِقَاءً	اِنْزِوَاءً	اِسْتِغْنَاءً
اسم فاعل	مُغْنٍ	مُقَوٍّ	مُلَاقٍ	مُتَمَنِّیًا	مُتَلَاوٍ	مُلْتَقٍ	مُنْزَوٍ	مُسْتَغْنٍ
ماضی مجہول	أُغْنِیَ	قُوِّیَ	لُوْقِیَ	تُمُنِّیَ	تُلُوْوِیَ	اُلْتُقِیَ	...	اُسْتُغْنِیَ
مضارع مجہول	یُغْنٰی	یُقَوّٰی	یُلَاقٰی	یُتَمَنّٰی	یُتَلَاوٰی	یُلْتَقٰی	...	یُسْتَغْنٰی
مصدر	إِغْنَاءً	تَقْوِیَةً	مُلَاقَاةً	تَمَنِّیًا	تَلَاوِیًا	اِلْتِقَاءً	...	اِسْتِغْنَاءً
اسم مفعول	مُغْنًی	مُقَوًّی	مُلَاقًی	مُتَمَنًّی	مُتَلَاوًی	مُلْتَقًی	...	مُسْتَغْنًی
فعل أمر	أَغْنِ	قَوِّ	لَاقِ	تَمَنَّ	تَلَاوَ	اِلْتَقِ	اِنْزَوِ	اِسْتَغْنِ
فعل نہی	لَا تُغْنِ	لَا تُقَوِّ	لَا تُلَاقِ	لَا تَتَمَنَّ	لَا تَتَلَاوَ	لَا تَلْتَقِ	لَا تَنْزَوِ	لَا تَسْتَغْنِ

☆☆☆

Lesson: 16

حروف النِّداء ، حروف العَطْف

حروف النِّداء: ہر زبان میں کسی کو پکارنے کے لیے کچھ الفاظ مخصوص ہوتے ہیں۔ انھیں حروف ندا کہتے ہیں اور جس کو پکارا جائے اسے منادیٰ کہتے ہیں۔ جیسے: اردو میں ہم کہتے ہیں "اے بھائی"، "اے لڑکے" وغیرہ۔ اس میں "اے" حرف ندا ہے جب کہ "بھائی" اور "لڑکے" منادی ہیں۔ عربی میں زیادہ تر "یا" حرف ندا کے لیے استعمال ہوتا ہے اور منادی کی مختلف قسمیں ہیں جن کے اپنے قواعد ہیں۔ اس وقت ہم اپنی بات کو منادی کی تین قسموں تک ہی محدود رکھیں گے۔

ایک صورت یہ ہے کہ منادی مفرد لفظ ہو، جیسے: **زَیْدٌ یا رَجُلٌ** اس پر جب حرف ندا داخل ہوتا ہے تو اسے حالت رفع میں ہی رکھتا ہے، لیکن تنوین ختم کر دیتا ہے۔ چناں چہ یہ ہوجائے گا: **یَا زَیْدُ** (اے زید) اور **یَا رَجُلُ** (اے مرد) وغیرہ۔

دوسری صورت یہ ہے کہ منادی معرف باللام ہو، جیسے: الرّجلُ یا الطِّفْلَةُ ان پر جب حرف ندا داخل ہوتا ہے تو مذکر کے ساتھ یاأیُّهَا جب کہ مؤنث کے ساتھ أیَّتُهَا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: **یَا أَیُّھا الرّجُلُ** (اے مرد) یَا أَیَّتُهَا الطِّفْلَةُ (اے بچی) وغیرہ۔

تیسری صورت یہ ہے کہ منادی مرکب اضافی ہو، جیسے: **عَبْدُ اللهِ**، عَبْدُ الرّحْمٰن۔ ان پر جب حرف ندا داخل ہوتا ہے تو مضاف کو نصب دیتا ہے۔ جیسے: یَا عَبْدَ اللهِ، **یَا عَبْدَ الرّحْمٰن** وغیرہ۔ بعض اوقات حرف ندا "یا" کے بغیر صرف **عَبْدَ الرّحْمٰن** آتا ہے تب بھی اسے منادی مانا جاتا ہے۔ یہ اسلوب اردو میں بھی موجود ہے۔ اکثر ہم لفظ "اے" کے بغیر صرف "**عبد الرحمن**! اںّ۔" یعنی آخری حرف نون کو ذرا کھینچ کر بولتے ہیں تو سننے والے سمجھ جاتے ہیں کہ اسے پکارا گیا ہے۔

اسی طرح عربی میں یَا کے بغیر عبد الرحمن نصب کے ساتھ ہو تو اسے منادی سمجھا جاتا ہے۔ اس لیے رَبَّنَا کا ترجمہ "اے ہمارے رب" ہے۔ جب کہ رَبُّنَا کا مطلب ہے ہمارا رب۔

عربی میں مین میم مشدّد (مَّ) بھی حرفِ ندا ہے۔ البتہ اس کے متعلق دو باتیں نوٹ کرلیں۔ ایک یہ کہ لفظ یَا منادی سے پہلے آتا ہے، جب کہ میم مشدد منادی کے بعد آتا ہے۔ دوسری اور زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اسلام کے آغاز سے پہلے بھی عربی میں میم مشدد صرف اللہ تعالی کو پکارنے کے لیے مخصوص تھا اور آج تک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لفظ اللہ کے علاوہ کسی اور لفظ کے ساتھ اس کا استعمال آپ کو نہیں ملے گا۔ اللہ تعالی کو پکارنے کے لیے اصل میں لفظ بنتا ہے۔ "اللّٰہ مَّ"۔ پھر اس کو ملا کر اللّٰھُمَّ لکھتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے "اے اللہ"۔

حروف ندا پانچ ہیں:

(١) يَا (٢) أيَا (٣) هيَا (٤) أيْ (٥) همزہ مَفتوحہ

نیچے دیئے ہوئے جملوں پر غور کریں۔

(١) يَا أيّهَا الرّجُلُ! مَا اسْمُكَ ؟

(٢) يَا سَيِّدِيْ! اِسْمِيْ عَبْدُ الله.

(٣) يَا عَبْدَ الله! هَلْ أنْتَ خَيَّاطٌ أوْ نَجّارٌ.

(٤) مَا أنَا خَيّاطٌ أوْ نَجَّارٌ يَا سَيِّدِيْ! بَلْ أنَا بَوَّابٌ.

(٥) يَا زَيْدُ ! دُرُوْسُ كِتَابِ العَرَبِيِّ سَهْلَةٌ جِدًّا.

(٦) يَاأيّتُهَا النَّفْسُ المُطْمَئِنَّةِ.

حروف العَطف

حروفِ عطف دس (١٠) ہیں:

یہ لفظ کو لفظ سے اور جملے کو جملے سے اور پیراگراف کو پیراگراف سے ملانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے: جاء زيدٌ وَ عمرو، أكَلْتُ السّمَكَةَ حَتّٰى رأسَهَا.

ذیل میں دس حروف عطف دیے جارہے ہیں، انھیں یاد کیجیے:

نمبر شمار	حرف عطف	نمبر شمار	حرف عطف
۱	وَ (اور)	۲	فَ (پھر)
۳	ثُمَّ (اس کے بعد/پھر)	۴	أَمْ (یا)
۵	حتی (تک)	۶	أو (یا)
۷	لَا (نہیں)	۸	بَلْ (بلکہ)
۹	لٰكِنَّ (لیکن)	۱۰	إمَّا (یا تو/اگر)

مثال: مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

الأستَاذُ وَ التِلْمِيْذُ

مَعْطُوْفٌ عَلَيْهِ حَرْفُالعَطْفِ مَعْطُوْفٌ

الأستَاذُ اور التِلْمِيْذُ دو اسم ہیں۔ ان کے درمیان "حرف عطف" وَ (اور) ہے۔ "حرف عطف" سے پہلے آنے والے اسم کو "معطوف علیہ" اور حرفِ عطف کے بعد آنے والے اسم کو "معطوف" کہتے ہیں۔ اور اس ترکیب کو "مرکب عطفی" کہتے ہیں۔

الف۔ الْمَالُ "وَ" الْبَنُونَ

یہاں دونوں اسم مرفوع ہیں۔ دونوں معرفہ ہیں، وَ حرف عطف ہے۔

ب۔ "إِمَّا" شَاكِرًا وَ "إِمَّا" كَفُوْرًا

یہاں دونوں اسم منصوب ہیں۔ دونوں نکرہ ہیں، إمّا حرف عطف ہے۔

ج۔ كُونُوا حِجَارَةً "أَوْ" حَدِيدًا

یہاں دونوں اسم منصوب ہیں۔ دونوں نکرہ ہیں، "أَوْ" حرف عطف ہے۔

د ـ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ

یہاں ”فَ “اور ”ثُمَّ“حرف عطف ہیں۔

نوٹ: واو(و) اگر قسم کے لیے آئے تو حرف جر ہوتا ہے، جو اپنے بعد آنے والے اسم کو مجرور کرتا ہے۔ جیسے:

وَالفَجْرِ، وَالعَصْرِ ، وَالزَّيْتُوْنِ.

لیکن اگر واو، عطف کے لیے آئے تو اسم کی اعرابی حالت پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ بلکہ مَعْطُوْفٌ ، مَعْطُوْفٌ عَلَيْهِ کے مطابق اعراب رکھے گا۔

جیسے: مِنَ الجِنَّةِ وَالنَّاسِ.

☆☆☆

Unit: V الوحدة الخامسة

(Translation - التّرجمة)

❖تعلیم سے متعلق جملے

❖سادہ فعلیہ جملے، سادہ اسمیہ جملے

❖شُهوْرُ السَّنَة: (سال کے مهینوں کے نام)

❖أ یّامُ الأسبُوعِ : (هفته کے دنوں کے نام)

❖الحَیَوَانَاتُ وَالطُّیُوْرُ (جانور اور پرندے)

❖عربی گنتی ایک سے سو تک

❖ پھلوں کے نام، سبزیوں کے نام، مختلف رنگوں کے نام

❖ پانی، دریا، آبشار، فوارے، سمندر وغیرہ سے متعلق جملے.

Lesson: 17

تعلیم سے متعلق جملے

تعلیمی ادارے (درس گاہیں) اور انکے متعلقات:

استاد	:	أسْتاذٌ، مُعَلِّم، مُدَرّسٌ
شاگرد	:	تِلمِيذٌ، مُتَعلِّم
اسکول اور کالج	:	مَدْرَسَة وَ كُلِّيَّةٌ
پرائمری اسکول	:	مَدْرَسَةٌ ابْتِدَائيّةٌ
سیکنڈری اسکول	:	مَدْرَسَةٌ ثَانَوِيّةٌ
ہائی اسکول	:	مَدْرَسَةٌ عَا لِيّةٌ
یونیورسٹی	:	جَامِعَةٌ
فیکلٹی (شعبہ)	:	فَكَلْتِيَةُ (قِسْمٌ)
ٹریننگ کالج	:	كُليةُ التمرين،كُليةُ التّدرِيبِ
انجنئیرنگ کالج	:	كُليةُ الهِندَسةِ
زرعی (اگریکلچرل) کالج	:	كُليةُ الزّراعَةِ
آرٹس کالج	:	كُليةُ الاٰدابِ
سائنس کالج	:	كُليةُ العُلومِ
فائن آرٹس کالج	:	كُليةُ الفُنُوْنِ

تعلیمی عہدے:

ہیڈماسٹر	:	نَاظِرُ المَدْرَسَةِ
پرنسپل	:	عَمِيْدُ الكليّة، رَئِيسُ الكليّة
ٹیچر	:	أسْتاذٌ، مُعلّم، مدرّس
پروفیسر	:	أُسْتَاذٌ، بَروفيسَر
یونیورسٹی چانسلر	:	رَئِيسُ الجَامِعَةِ
وائس چانسلر	:	نائبُ رَئِيسِ الجَامِعَةِ
رجسٹرار	:	مُسَجِّلٌ
کنٹرولر	:	مُراقِبٌ
کنٹرولرامتحانات	:	مُراقِبُ الامْتحانات

تعلیمی ضروریات:

بلیک بورڈ	:	سَبُّوْرَةٌ
بلاٹنگ پیپر (جاذب)	:	نَشّافَةٌ
پیمانہ (فٹ رول)	:	مِسْطَرَةٌ
بینچ (ڈیسک)	:	مَقْعَدٌ
میز	:	مِنْضَدَةٌ، طَاوِلَةٌ
بستہ	:	مِحْفَظَةٌ
کاپی	:	كُرَّاسَةٌ
کاغذ	:	وَرَقٌ
پنسل	:	قَلَمُ الرّصَاصِ

سندات (Certificates)

سند	:	شَهَادَةٌ
ڈپلوما	:	دِبْلُوْمٌ
بے اے	:	بَكَالُوْرِيَوس، بَاكلوريس
بی ایس سی	:	بكالوريوس في العُلوم
ایم اے	:	مَاجِسْتِيَرْ
ایم ایس سی	:	ماجستير في العُلومِ
پی ایچ ڈی	:	دُكتُورٌ، دكتورة
ڈاکٹر آف لاء	:	دكتور في الحقوق
ڈی فِل	:	دكتور في الفسلفة
ای بی بی ایس	:	ماجستير في الطِّبِّ والجَرَاحَةِ

درس گاہ (Class room) میں داخلہ کے لئے گفتگو

میں ایک طالب علم ہوں۔ أنَا طَالِبٌ.

ہائی اسکول سے فارغ ہو کر کالج میں داخل ہو گیا ہوں۔

بَعْدَ التَّخَرُّجِ مِنَ المَدْرَسَةِ الْعَالِيَةِ، اِلْتَحَقْتُ بِالْكُلِّيَّةِ.

میں سائنس نہیں ادب (آرٹس) پڑھ رہا ہوں۔ أتَعَلَّمُ الأٰدابَ لَا الْعُلُوْمَ.

میرے پسندیدہ مضمون (Subjects) تھے: تاریخ، اکنامکس اور فقہ

كَانَتِ الْمَوَادُ المَحْبُوْبَةُ لَدَيَّ: اَلتَّاريخُ وَالاِقْتِصَادُ وَالْفِقْهُ.

اس شہر میں چار کالج اور ایک یونیورسٹی ہے۔

فِيْ هٰذِهِ المَدينةِ أرْبعُ كليّاتٍ وَجامِعةٍ واحدةٍ.

یہ ٹیچر ٹریننگ کالج ہے۔ هٰذا مَعْهَدٌ لِتَدْرِيْبِ المُعَلِّمِيْن.

میں بی اے کی سند حاصل کر چکا ہوں۔

قَدْ حَصَلْتُ عَلٰى شَهَادَةِ البَكالُورِيَا.

کتابیں، کاپیاں اور دوسرا تعلیمی سامان کہاں سے ملتا ہے؟

مِنْ أَيْنَ تُوْجَدُ الكُتُبُ وَالكُرّاسَاتُ وَاللّوَازِمُ الأُخْرٰى التّعْلِيمِيّةِ.

ہر طالب علم کو اسکول داخلہ مل جاتا ہے۔

كُلُّ طَالِبٍ يُقْبَلُ فِي الْمَدْرَسَةِ .

اس اسکول میں داخلہ فیس اور ماہانہ فیس کچھ نہیں۔

لَيْسَ فِي هٰذه الكليّة أيّةُ أجْرَةِ الدُّخُولِ وَالأجْرَةِ الشَّهْرِيّة.

تمام کتابیں بلاقیمت مل سکتی ہیں۔

يُمْكِنُ الْحُصُوْلُعَلٰى كُلِّ الْكُتُبِ مجّانًا.

ہمارا ہوسٹل بہت عمدہ ہے۔

دَارُ اِقامَتنا جميلٌ جداً.

ہمیں وہاں کھانا، ناشتہ اور شام کی چائے ملتی ہے۔

نَحْصُلُ هنَاك الطّعَامَ ، وَالفُطُورَ وَالشّايَ في المَسَاءِ.

☆☆☆

Lesson: 18

سادہ فعلیہ جملے، سادہ اسمیہ جملے

جس جملہ کی کی ابتدا کسی اسم سے ہو وہ جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور جس کی ابتدا کسی فعل سے ہو وہ جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ اب یہ بھی سمجھ لیں کہ جس طرح جملہ اسمیہ کے کم از کم دو حصے (مبتدا اور خبر) ہوتے ہیں اسی طرح جملہ فعلیہ کے بھی کم از کم دو حصے ہوتے ہیں۔ یعنی فعل اور فاعل۔ کسی جملہ کے دو سے زیادہ حصے بھی ہو سکتے ہیں، لیکن کم از کم دو ضروری ہیں، جملہ اسمیہ میں مبتدا اور خبر اور جملہ فعلیہ میں فعل اور فاعل۔

جملہ فعلیہ میں فاعل ، فعل کے بعد آتا ہے اور وہ ہمیشہ حالت رفع میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلا: فَرِحَ الوَلَدُ. (لڑکا خوش ہوا) سَمِعَ الله (اللہ نے سن لیا) وغیرہ۔

جملہ فعلیہ کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

أَفْتَحُ الْبَابَ وَ أَدْخُلُ فِي الْغُرْفَةِ.

يَكْتُبُ خَالِدٌ رِسَالَةً.

يَضَعُ التِّلْمِيْذَانِ الْكِتَابَ عَلَى الطَّاوِلَةِ

نَالَ التِّلْمِيْذَانِ المُجْتَهِدَانِ الجَوَائِزَ الثَّمِيْنَةَ.

يَدْخُلُ المُسْلِمُوْنَ فِي الْفَصْلِ.

يَأْخُذُ التَّلامِيْذُ الأَقْلَامَ.

جَاءَ القِطَارُ وَوَقَفَ عَلَى الرَّصِيْفِ

سَمِعَتِ الْمُسْلِمَاتُ خُطْبَةَ الإِمَامِ.

طَارَتِ الحَمَّامَتَانِ مِنَ الْقَفَصِ.

اِجْتَمَعَتِ الأَخَوَاتُ.

غَيَّرَ الأَوْلَادُ الْمَلَابِسَ.
خَرَجَ الْمُسْلِمُوْنَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ.
يَلْعَبُ الْوَلَدَانِ بِكُرَةِ السَّلَّةِ. تَخْدُمُ الْبَنَاتُ الأَبَ.

جملہ اسمیہ کے کم از کم دو حصے (مبتدا اور خبر) ہوتے ہیں۔ جیسے: اَلْكِتَابُ جَيِّدٌ (کتاب اچھی ہے)۔ یہاں الکتابُ متبدا ہے اور جیّدٌ اس کی خبر ہے، اس جملہ سے پوری بات سمجھ میں آرہی ہے۔ اسلئے یہ جملہ مکمل (مفیدہ) ہے

نیچے مبتدا اور خبر کے چند ضروری قواعد لکھے جاتے ہیں۔

(۱) مبتدا اور خبر دونوں پر پیش آئے گا۔

(۲) مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوگا اور خبر نکرہ ہوتی ہے۔

(۳) مفرد، تثنیہ، جمع میں، مبتدا خبر ایک دوسرے کے مطابق ہوں گے، مبتدا اگر واحد ہے تو خبر بھی واحد ہوگی، مبتدا تثنیہ ہے تو خبر بھی تثنیہ ہوگی، مبتدا جمع ہے تو خبر بھی جمع ہوگی۔ تذکیر و تانیث میں بھی مبتدا اور خبر میں مطابقت ہوگی، مبتدا مونث ہے تو خبر بھی مونث ہوگی۔

(۴) وہ چیزیں جن میں انسان کی طرح عقل نہ ہو، ان کی جمع کا حکم واحد مونث کا ہوتا ہے، اس لیے جمع (غیر عاقل) کی خبر واحد مؤنث لائی جاتی ہے۔

مذکورہ بالا قواعد کو ملحوظ رکھتے ہوئے جملہ اسمیہ کی چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

جملے	معانی
الوَلَدُ نشيطٌ	لڑکا چست ہے۔
التلميذانِ كسلانانِ	دونوں طالب علم سست ہیں۔
الأساتذة مجتهدون	اساتذہ محنتی ہیں۔
الأم حزينةٌ	ماں غمگین ہے۔
البنتان مسرورتان	دونوں لڑکیاں خوش ہیں۔
التلميذات مجتهدات	طالبات محنتی ہیں۔
الكتب رخيصةٌ	کتابیں سستی ہیں۔

الأَلْفَاظُ الْمُهِمَّةُ مَاتَتَعَلَّقُ بِالْأَزْمِنَةِ وَالْأَوْقَاتِ يَعْنِيْ أَيَّامُ الأَسْبُوْعِ وَشُهُوْرُ السَّنَةِ وَغَيْرُها.

اوقات یعنی ہفتے کے دنوں اور سال کے مہینوں کے نام وغیرہ کے متعلق ضروری الفاظ۔

شُهُوْرُ السَّنَةِ: (Months of the year)

Months of the Christian /Gregorian Calendar			
:No	Months	Used in Arabian Gulf Countries & Egypt	Used in Syria & Lebanan
١	January	يَنَايِر	كانونَ الثّاني
٢	February	فِبْرايِر	شُباط
٣	March	مارِش	آذار
٤	April	اِبريل	نيسان
٥	May	مايُو	أيار
٦	June	يُونِيُو	حزيران
٧	July	يُولِيُو	تَموز
٨	August	أغُسْطُس	آب
٩	September	سِبْتَمْبِر	أيلُول
١٠	October	أُكتُوبَر	تِشرينَ الأوّل
١١	November	نَوفَمبِر	تِشرينَ الثّاني
١٢	December	ديسَمْبِر	كانونَ الأوّل

أيّامُالأسبُوعِ :(Days of the week)

No:	Days	Arabic names of days
١	Sunday	(يَومُ) الْأَحَدِ
٢	Monday	(يَومُ) الِاثْنَينِ
٣	Tuesday	(يَومُ) الثُّلَاثَاءِ
٤	Wednesday	(يَومُ) الْأَربِعَاءِ
٥	Thursday	(يَومُ) الْخَمِيسِ
٦	Friday	(يَومُ) الْجُمعَةِ
٧	Saturday	(يَومُ) السَّبْتِ

شهور السنة (سال کے مہینے)

فِي السّنَةِ إِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا. سال میں بارہ مہینے ہیں۔

وَهِيَ مُحَرّمٌ، صَفَرٌ رَبِيْعُ الأَوّلِ، رَبِيْعُ الثّانِي،جُمَادَى الأُوْلٰى، جُمَادَى الثّانِيَةِ، رَجَبٌ، شَعْبَانُ، رَمْضَانُ، شَوّالٌ، ذُوْ الْقَعْدَةِ، ذُوْ الحِجّةِ.

اور وہ یہ ہیں: محرّم، صفر، ربیع الاول، ربیع الثانی، جمادی الاولی، جمادی الثانیہ، رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذوالقعدہ، ذوالحجہ۔

يَصُوْمُ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ رَمْضَانَ الْمُبَارَكِ وَهُوَ أَفْضَلُ الشُّهُوْرِ.

مسلمان رمضان المبارک میں روزے رکھتے ہیں اور وہ سب مہینوں میں افضل (مہینہ) ہے۔

وَفِيْهِ نَزَلَ الْقُرْآن الكرِيم.اور اسی میں قرآن کریم نازل ہوا۔

تَبْدَأُ الدِّرَاسَةُ فِي الْمَدْرَسَةِ فِي شَوّالٍ وَتَنْتَهِيْ فِيْ شَعْبَانَ.

مدرسہ میں تعلیم شوال میں شروع ہوتی ہے اور شعبان میں بند ہوتی ہے۔

وَالإِجَازَةُ السَّنَوِيّةُ فِي الْمَدْرَسَةِ شَهْرَانِ تَبْدَأ مِنْ نِصْفِ شَعْبَانَ وَتَنْتَهِيْ إِلَى

مُنْتَصَفِ شَوَّالٍ.

اور مدرسہ میں سالانہ چھٹیاں دو مہینے ہوتی ہیں جو نصف شعبان سے شروع ہوتی ہیں اور نصف شوال کو ختم ہوجاتی ہیں۔

أيّامُ الأسْبُوْعِ (ہفتہ کے دن)

فِيْ الأُسْبُوْعِ سَبْعَةَ أيّامٍ ہفتہ میں سات دن ہیں۔

وَهِيَ السّبْتُ وَالْأَحَدُ وَالْاِثْنَيِنِ، وَالثّلَاثَاءُ وَالأرْبِعَاءُ وَالْخِمِيْسُ وَالْجُمْعَةِ.

اور وہ سنیچر، اتوار، پیر، منگل، بدھ، جمعرات اور جمعہ ہیں۔

نَحْنُ فِيْ يَوْمِ السَّبْت وَغَدًا يَوْمُ الأَحَدِ. ہم ہفتہ کے دن میں ہیں اور کل اتوار ہے۔

وَبَعْدَ غَدٍ يَوْمُ الإِثْنَيْنِ. اور پرسوں پیر ہے۔

وَأَمْسِ كَانَ يَوْمُ الْجُمْعَةِ. اور کل گزشتہ جمعہ کا دن تھا۔

وَقَبْلَ الأمْسِ كَانَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ. اور کل گزشتہ سے پہلے جمعرات کا دن تھا۔

وَيَوْمُ الْجُمْعَةِ أفْضَلُ الأيّامِ وَهُوَ يَوْمٌ مُبَارَكٌ.

اور جمعہ کا دن سب دنوں سے افضل ہے اور وہ مبارک دن ہے۔

يَوْمُ الجُمْعَةِ إجَازَةٌ فِي الْمَدْرَسَةِ، لَا نَذْهَبْ إلَي المَدْرَسَةِ يَوْمَ الْجُمْعَةِ.

جمعہ کے دن مدرسہ میں چھٹی ہوتی ہے، ہم جمعہ کے دن مدرسہ نہیں جاتے۔

بَلْ نَغْتَسِلْ ونَلْبِسْ ثِيَابًا جَدِيْدَةً أَوْ مَغْسُوْلَةً.

بلکہ ہم غسل کرتے ہیں اور نئے یا دھلے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں۔

ثُمّ نَذْهَبُ إلَى الْمَسْجِدِ الجَامِعِ وِنُصَلِّ الجُمْعَةَ.

پھر ہم جامع مسجد جاتے ہیں اور جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں۔

☆☆☆

Lesson: 19

الحَيَوَانَاتُ وَالطُّيُوْرُ (جانور اور پرندے)

الحَيَوانات والطّيورُ والحَشَراتُ

(Animals, Birds and Insects)

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
Domestic & wild Birds	طيور داجنة وبرّيّة	Domestic animals	حَيَوانات أليفة/أهليّة
Hen & Cock	دَجّاجَة ودِيك	(Cow and Bull(Ox	بقرة وثَور
Duck & Peacock	بَطّة وطاؤوس	Horse and Mare	حِصان وفرس
Pigeon & Parrot	حَمّامَة وبَبْغاء	Donkey & Mule	حِمار وبَغل
Eagle & Owl	نَسَر وبُومة	Dog and Rabbit	كَلب وأرنب
Hawk & Kite	صَقْرٌ وحَدَأة	Camel and cat	جَمل وقِطّة
Sparrow & Nightingale	عُصْفور وعَندَليب	Goat and Fish	نَعجة وسَمك
Insects & Reptiles	حَشَرَاتٌ وزَوَاحِف	Sheep and Lamb	غَنَمٌ وحَمَل
Bee and Fly	نَحْلٌ وذُبابة	Buffalo and Calf	جاموس وعِجل
Spider and Ant	عَنكَبوت ونَمْلة	Wild Animals	حَيَوانات بَرّيّةٌ
Scorpion and Butterfly	عَقرَبٌ وفَرَاشة	Lion and Tiger	الأسدُ والنّمر
Voices of Birds & Animals	أصواتُ الطّيور والبهائم	Leopard and Wolf	الفَهْد والذِّئب
Crowing of cock	صِياح الدّيك	Bear and Fox	دَبٌّ وثَعْلَب
Chirping of Sparrow	تَغريدُ الطيور	Monkey and Hare	قِردٌ وأرنبٌ بَرّيّ

Turtle and Rat	سُلحفاة وفأر	Barking of dog	نُبُوحُ الكلب
Crocodile and Lizard	تِمساح وعَظائة	Crowing of crow	نعيق الغُراب
Mewing of cat	مُواء القِطّ	Quack of duck	بَطبَطُ البَطّ
Chirping of birds	زقزاق الطُّيور	Snake	حَيّةٌ، ثُعبان
Neighing of horse	صَهيل الفَرس	Elephant and Deer	فيل وغَزال
Braying of ass	نهيق الحِمار	Howling of jackal	عُوَاء الذّئب

مذکورہ الفاظ پر مشتمل چند جملے (گفتگو کے انداز میں) یہاں پیش کئے جاتے ہیں، طلبہ اسی طور پر مزید جملے (کہ جن میں فعل ماضی، فعل مضارع اور مبتداء وخبر وغیرہ کا استعمال ہو) بنا کر مشق کریں۔

مَحمودٌ يُريدُ أنْ يَزُورَ حديقةَ الحَيوانِ، فَذَهَبَ إليها مع صديقِه خالدٍ، هُما شاهدا هُناكَ كثيراً مِنَ الحَيَواناتِ والطّيورِ والأسْماكِ والزّواحفِ والحَشَراتِ. أعْجَبَتْهُما القرُودُ بِقَفْزَاتِها كَما أعْجَبَتْهُما الطّيورُ بِألوانها الجَميلةِ والأسدُ والنمِرُ والغِزالُ. قالَ خالدٌ لِمحمُودٍ! أأنتَ تَعلمُ أنَّ لِكُلِّ حَيوانٍ صوتٌ خاصٌّ؟	محمود چاہتا ہے کہ چڑیا گھر (Zoo) کی سیر کرے تو وہ اپنے دوست خالد کے ساتھ وہاں گیا، ان دونوں نے وہاں پر بہت سارے جانور، پرندے، مچھلیاں، رینگنے والے جانور اور کیڑے مکوڑے دیکھے۔ ان دونوں کو بندر اپنی اچھل کود کی وجہ سے پسند آئے، ایسے ہی انکو خوبصورت رنگوں والے پرندے، شیر، چیتا اور ہرن بھی پسند آئے۔ خالد نے محمود سے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ ہر جانور کی ایک خاص آواز ہے؟
مَثلاً: الأسدُ يَزأرُ والذّئبُ يَعْوِي والكَلبُ يَنْبَحُ والحِصانُ يَصْهَلُ والحِمارُ يَنْهَقُ والقِطّةُ تَمُوء. وهٰكَذا لِكلّ طائرٍ أيضاً مِنَ الأصْواتِ الخَاصّةِ. كَما: الغُرابُ يَنْعِقُ والعُصْفُورُ يُغَرِّدُ والدِّيكُ يَصِيحُ والبَطُّ يُبَطبِطُ والطَّيرُ يُزَقْزِقُ.	جیسے: شیر دھاڑتا ہے، گیدڑ روتا ہے، کتا بھونکتا ہے، گھوڑا ہنہناتا ہے، گدھا رینگتا ہے اور بلّی میاؤں میاؤں کرتی ہے، اور ایسے ہی ہر پرندے کی بھی ایک خاص آواز ہے۔ جیسے: کوّا کائیں کائیں کرتا ہے، چڑیا چہچہاتی ہے، مُرغا بانگ دیتا ہے، بطخ قیں قیں کرتی ہے اور پرندہ چہچہاتا ہے۔

مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

معانی	جملے	معانی	مفرد الفاظ
شیر طاقت ور جانور ہے۔	الأَسَدُ حَيَوانٌ قَوِيٌّ.	طاقت ور	قَوِيٌّ
خرگوش کمزور جانور ہے۔	الأَرْنَبُ حَيوانٌ ضعيفٌ.	کمزور	ضَعِيْفٌ
ہاتھی بڑا جانور ہے۔	الفِيلُ حيوانٌ كبيرٌ.	بڑا	كَبِيْرٌ
مرغی چھوٹا جانور ہے۔	الدُّجَاجَةُ حَيَوانٌ صَغيرٌ.	چھوٹا	صَغِيْرٌ
کبوتر درمیانہ پرندہ ہے۔	الحَمَامُ طائرٌ مُتوسِّطٌ.	درمیانہ	مُتَوَسِّطٌ
مور خوب صورت پرندہ ہے	الطَّاؤوْسُ طَائرٌ جمِيلٌ.	خوبصورت	جَمِيْلٌ
کوا بدصورت پرندہ ہے۔	الغُرابُ طَائرٌ قَبِيْحٌ.	بدصورت	قَبِيْحٌ
ہرن تیز رفتار جانور ہے۔	الغَزَالَةُ حَيَوانٌ سَرِيْعٌ.	تیز رفتار	سَرِيْعٌ

عربی میں ترجمہ کریں:

یہ چڑیا گھر ہے۔ — هٰذه حَديقةُ الحيَواناتِ.

اس میں شیر ہے، شیر طاقت ور جانور ہے۔ — فِيْهَا أَسَدٌ، اَلْأَسَدُ حَيْوَان قَوِيٌّ.

اور اس میں خرگوش ہے، خرگوش کمزور جانور ہے۔ — وَفِيْهَا أَرْنَبٌ، الأَرْنَبُ حَيَوَانٌ ضَعِيْفٌ.

اور اس میں ہاتھی ہے، ہاتھی بڑا جانور ہے۔ — وَفِيْهَا فِيْلٌ، اَلْفِيْلُ حَيَوَانٌ كَبِيْرٌ.

اور اس میں ہرن ہے، ہرن تیز جانور ہے۔ — وَفِيهَا غَزَالَةٌ، اَلْغَزَالَةُ حَيَوَانٌ سَرِيْعٌ.

اس میں لمبے لمبے درخت ہیں۔ — فِيْهَا أَشْجَارٌ طَوِيْلَةٌ.

اور خوب صورت پھول ہیں۔ — وَأَزْهَارٌ جَمِيْلَةٌ.

یہ کسان ہے اور یہ اس کا کھیت ہے۔ — هٰذا فَلّاحٌ وهٰذه مِزْرَعَتُه'.

اس کسان کے پاس گھوڑا، اونٹ، بھینس، گائے اور بیل ہے

هٰذا الفَلّاحُ عِنْدَه' حِصَانٌ، وجَمَلٌ وجَامُوْسٌ و بَقَرَةٌ وثَوْرٌ.

اور یہ سب بڑے جانور ہیں۔ وهٰذِه حَيَوَاناتٌ كَبِيرَة.

اور اس کے پاس گدھا ہے اور گدھا درمیانہ جانور ہے۔

وَعِنْدَه' حِمَارٌ وَالْحِمَارُ حَيْوَانٌ مُتَوَسّطٌ.

اور اس کے پاس بکری اور دنبہ ہے اور یہ دونوں چھوٹے جانور ہیں۔

وعِنْدَه' شَاةٌ وَخَرُوْفٌ وَهٰذَانِ حَيَوَانَانِ صَغِيْرَانِ.

وَعِنْدَه' أَرْنَبُ وقِطٌ. اور اس کے پاس خرگوش اور بلی ہے۔

وعِنْدَه' دَجَاجَةٌ وَحَمّامٌ وَالْحَمّامُ طَائِرٌ مُتَوَسّطٌ.

اور اس کے پاس مرغی اور کبوتر ہے اور کبوتر درمیانہ پرندہ ہے۔

اردو میں ترجمہ کریں:

هَلِ الْجَمَلُ حَيَوَانٌ كَبِيْرٌ؟	نَعَمْ اَلْجَمَلُ حَيَوَانٌ كَبِيْرٌ.
کیا اونٹ بڑا جانور ہے؟	جی ہاں! اونٹ بڑا جانور ہے۔
هَل البَقرَةُ حيوانٌ كبيرٌ؟	نعمْ البقرةُ حيوانٌ كبيرٌ.
کیا گائے بڑا جانور ہے؟	جی ہاں گائے بڑا جانور ہے۔
هَل الخَروفُ حَيوانٌ مُتوَسّطٌ؟	لَابَلِ الخَرُوفُ حَيوانٌ صَغيرٌ.
کیا دنبہ درمیانہ جانور ہے؟	نہیں بلکہ دنبہ چھوٹا جانور ہے۔
هل الحَمَامُ طائرٌ صَغيرٌ؟	لَا بَلْ هُوَ طائرٌ مُتوسّط.
کیا کبوتر چھوٹا پرندہ ہے؟	نہیں بلکہ وہ درمیانہ پرندہ ہے۔
هَلِ الطّاؤوْسُ طَائرٌ جَمِيْلٌ؟	نعمْ هُوَ طَائرٌ جميلٌ.
کیا مور خوبصورت پرندہ ہے؟	جی ہاں! وہ خوب صورت پرندہ ہے۔
هَلِ الغُرابُ طائرٌ جميلٌ؟	لَا بَلْ هوَ طائرٌ قبيحٌ.
کیا کوّا خوب صورت پرندہ ہے؟	نہیں بلکہ وہ بدصورت پرندہ ہے۔
هلِ الأَسَدُ حيوانٌ قويٌّ؟	نعمْ الأسدُ حَيوانٌ قوِيٌّ.
کیا شیر طاقتور جانور ہے؟	جی ہاں! شیر طاقت ور جانور ہے۔
هَل الْفِيلُ حَيوانٌ ضَعيفٌ؟	لا بَلْ هوَ حيَوانٌ قوِيٌّ.

کیاہاتھی کمزور جانور ہے؟ نہیں بلکہ وہ طاقت ور جانور ہے۔

هَلِ الحِصَانُ حَيَوان جَمِيلٌ؟ نعمْ هوَ حَيَوانٌ جَمِيْلٌ.

کیاگھوڑاخوب صورت جانور ہے؟ جی ہاں! وہ خوب صورت جانور ہے۔

هَلِ الأَرْنَبُ حَيَوَانٌ قَوِيٌّ؟ لا بَلْ هوَ حَيَوانٌ ضَعِيْفٌ.

کیاخرگوش طاقتور جانور ہے؟ نہیں بلکہ وہ کمزور جانور ہے۔

هَلِ الثَّعْلَبُ حَيَوانٌ شَرِيْفٌ؟ لَا بَلْ هوَ حَيَوانٌ مَاكِرٌ.

کیالومڑی شریف جانور ہے؟ نہیں بلکہ وہ مکّار جانور ہے۔

عربی گنتی ایک سے سوتک:

الأعْدَادُ العَرَبِيّةُ: (Arabic Numeration)

وَاحِدٌ	ایک	سِتُّوْنَ	ساٹھ	الثالث	تیسرا
اِثْنَانِ	دو	سَبْعُوْنَ	ستّر	الرابع	چوتھا
ثَلَاثَةٌ	تین	ثَمَانُوْنَ	اسّی	الخامِس	پانچواں
اَرْبَعَةٌ	چار	تِسْعُوْنَ	نوّے	السادِس	چھٹا
خَمْسَةٌ	پانچ	مِأَةٌ	سو	السابِع	ساتواں
سِتَّةٌ	چھ	مِأة وعَشَرَةٌ	ایک سو دس	الثامِن	آٹھواں
سَبْعَةٌ	سات	مِأةوعِشْرُوْنَ	ایک سو بیس	التاسِع	نواں
ثَمَانِيَةٌ	آٹھ	مِأةوثَلاَثُوْنَ	ایک سو تیس	العاشِر	دسواں
تِسْعَةٌ	نو	مِأَتَانِ	دو سو	الحادِيْ عَشَرَ	اگیارہواں
عَشَرَةٌ	دس	ثَلاَثُ مَأةٍ	تین سو	الثانِيْ عَشَرَ	بارہواں
اَحَدَعَشَرَ	گیارہ	اَرْبَعُ مِأة	چارسو	الثالِث عَشَرَ	تیرھواں
اِثْنَاعَشَرَ	بارہ	اَلْفٌ	ایک ہزار	العِشْرُوْنَ	بیسواں
ثَلَاثَة عَشَرَ	تیرہ	اَلْفَان	دوہزار	الثلاثون	تیسواں
عِشْرُوْنَ	بیس	اَلْفٌ ومِأة	ایک ہزار ایک سو	المِأة	سوواں
وَاحِدٌوَعِشْرُوْنَ	اکیس	خَمْسَةُ آلاَفٍ	پانچ ہزار	الألفُ	ہزارواں
اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ	بائیس	عَشَرَةُ آلاَف	دس ہزار	مَرَّةً	ایک مرتبہ

ثَلاَثَةٌ وَعِشْرُوْنَ	تئیس	مِاَة أَلْفٍ	ایک لاکھ	مَرَّتَيْنِ	دوبار
ثَلاَثُوْنَ	تیس	مَليُونٌ	دس لاکھ	ثَلاَثَ مَرَّاتٍ	تین بار
اَرْبَعُوْنَ	چالیس	الاوّل	پہلا	مُضَاعَفٌ	ڈبل
خَمْسُوْنَ	پچاس	الثاني	دوسرا	ثلاثة اَضْعَافٍ	تین گنا
		مِاَة ضِعْفٍ	سوگنا	عَشَرَةُ اَضْعَافٍ	دس گنا

عزیز طلبہ آپ اپنے ''**العدد والمعدود**'' والے سبق میں مذکور قواعد کو نظر ثانی کرنے کے بعد درج ذیل جملوں کو بغور پڑھیں۔

الجُمَلُ (جملے)

فِيْ الطّائِرَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَخَمْسُوْنَ رَاكِبًا.

ہوائی جہاز میں تین سو پچاس (لوگ) سوار ہیں۔

فِيْ قَاعَةِ الِانْتِظَارِ مِائَتَانِ وَثَمَانُوْنَ رَاكِبًا يَنْتَظِرُوْنَ الطّائِرَةَ.

انتظار گاہ (Waiting room) میں دو سو اسی سوار ہوائی جہاز کا انتظار کر رہے ہیں۔

دَخَلَ أَلْفَانِ وَتِسْعُ مِائَةِ طَالِبٍ فِي الْاِمْتِحَانِ.

دو ہزار نو سو طلبہ امتحان میں شریک ہوئے۔

وَنَجَحَ مِنْهُمْ أَلْفَانِ وَثَمَانُ مِائَةٍ وَتِسْعُوْنَ طَالِبًا.

اور ان میں سے دو ہزار آٹھ سو نوے طلبہ کامیاب ہوئے۔

اِشْتَرَيْتُ الْكُتُبَ بِخَمْسَةِ آلَافٍ وَسِتِّ مِائَةٍ وَسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ رُوْبِيَةً.

میں نے پانچ ہزار اور چھ سو ستائیس روپے کی کتابیں خریدیں۔

اَنْفَقْتُ فِيْ سَفَرِيْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ أَلْفًا وَثَمَانَ مِائَةٍ وَسِتًّا وَعِشْرِيْنَ رُوْبِيَةً.

میں نے سفر میں پچیس ہزار آٹھ سو چھبیس روپے خرچ کیے۔

☆☆☆

Lesson: 20

پھلوں کے نام

ناریل	جَوْزُهِنْدِيٌّ	خوبانی	مِشْمِشْ
خربوزہ	بَطِيْخٌ/شَمّامٌ	آڑو	خُوْخٌ
انار	رُمَّانٌ	آم	أَنْبَاجٌ/ مَنْجَةٌ
امرود	جَوَافَةٌ	انگور	عِنَبٌ
بادام	لَوْزٌ	کشمش	زَبِيْبٌ
زیتون	زَيْتُوْنٌ	پستہ	فُسْتُقٌ
پھل	ثَمَرٌ/ فَاكِهَةٌ	پھول	زَهْرَةٌ (جمع ازھار)
پھول دان	زَهْرِيَّةٌ	تربوز	بِطِّيْخٌ أَحْمَرٌ
سیب	تُفَّاحٌ	گنا	قَصْبُ/السُّكَّرُ
کھجور	بَلَحٌ/تَمَرٌ	سنگترہ	بُرْتُقَالٌ
ناشپاتی	كُمَثْرٰى	کیلا	مَوْزٌ
انجیر	تِيْنٌ	ٹوکری	السَّلَّةُ

سبزیوں کے نام

آلو	بَطَاطَةٌ	جَو	شَعِيْرٌ
چنا	حِمْصٌ	بینگن	بَاذَنْجَانٌ
بھنڈی	بَامِيَاء	پیاز	بَصْلَةٌ/ بَصَلٌ
دھنیا	كُزْبُرَة	روئی	قُطْنٌ
سبزی فروش	خُضْرِيٌّ	گیہوں	حَنْطَةٌ/قُمْحٌ
گاجر	جَزَرٌ	سبزی	بَقْلَةٌ/خُضَارٌ
سلاد	سَلَاطَةٌ	پتہ	وَرَقَةٌ
شاخ	غُصْنٌ (أغْصَانٌ)	ٹماٹر	طَمَاطَمٌ
شلغم	لِفْتٌ	کدّو	قَرْعٌ
لیموں	لَيْمُوْنَةٌ	لہسن	ثَوْمٌ
کھیرا	قِثَّاء	بندگوبھی	كُرُنْبٌ
مسور	عَدَسٌ	مکئی	ذُرَةٌ
مولی	فُجْلٌ	گوبھی	قَرْنَبِيْط/قُنَّبِيْط

مختلف رنگوں کے نام

رنگ	لَوْنٌ (أَلْوَانٌ)	گلابی	وَرْدِي
آسمانی	سَمَاوِيّ	سرخ	أَحْمَرُ
مالٹا(اورنج)	بُرْتَقَالِيّ	کالا	أَسْوَدُ
سبز(ہرا)	أَخْضَرُ	نیلا	أَزْرَقُ

زرد	أَصْفَرُ	سفید	أَبْيَضُ
صاف ستھرا ہوا	شَفّاف		

مَا لَوْنُ هٰذا؟	اس کا رنگ کیسا ہے؟
ما لون هٰذا الكتابِ؟	اس کتاب کا رنگ کیسا ہے؟
لونُ هٰذا الكتابِ أبيض.	اس کتاب کا رنگ سفید ہے۔
ما لوْنُ هذا القلمِ؟	اس قلم کا رنگ کیسا ہے؟
لون هذا القلمِ أسودُ.	اس قلم کا رنگ سیاہ ہے۔
ما لونُ هذا الجدارِ؟	اس دیوار کا رنگ کیسا ہے؟
لون هذا الجدار أبيضُ.	اس دیوار کا رنگ سفید ہے۔
ما لون هذا الورقِ؟	اس ورق کا رنگ کیسا ہے؟
لون هذا الورقِ أسودُ.	اس ورق کا رنگ سیاہ ہے۔
ما لون هذا الورق؟	اس ورق کا رنگ کیسا ہے؟
لون هذا الورق أحمرُ.	اس ورق کا رنگ سرخ ہے۔
هذا كتابٌ أبيضُ.	یہ سفید کتاب ہے۔
هذه كرّاسةٌ بَيْضاءُ	یہ سفید کاپی ہے۔
هذا قلمٌ أسودُ	یہ سیاہ قلم ہے۔
هَلْ هٰذِه قَلَنْسُوَةٌ بَيْضَاءُ؟	کیا یہ سفید ٹوپی ہے۔
نعم هٰذِه قَلَنْسُوَةٌ بَيْضَاءُ.	جی ہاں! یہ سفید ٹوپی ہے۔
هل هٰذِه سَبّوْرَةٌ سَوْدَاءُ؟	کیا یہ بلیک بورڈ سیاہ ہے؟
نَعَمْ هٰذِه سَبّوْرَةٌ سَوْدَاءُ.	جی ہاں! وہ بلیک بورڈ سیاہ ہے۔

هَلْ تِلْكَ شَجَرَةٌ خِضْرَاءُ؟ کیاوہ سبز درخت ہے؟
نَعَمْ تِلْكَ شَجَرَةٌ خِضْرَاءُ. جی ہاں! وہ سبز درخت ہے۔
مَا تِلْكَ ؟ وہ کیا ہے؟
تِلْكَ مَنَارَةُ الْمَسْجِدِ. وہ مسجد کا مینار ہے۔
هَل تِلْكَ مَنَارَةٌ بَيْضَاءُ؟ کیاوہ سفید مینار ہے؟
لَا بَلْ هِيَ مَنَارَةٌ حَمْرَاءُ. نہیں بلکہ وہ سرخ منار ہے۔
هٰذا صَدِيْقِيْ مَحْمُوْدٌ. یہ میرادوست محمود ہے۔
هٰذا قَمِيْصُه' وَلَوْنُه' أَبْيَض. یہ اس کا کرتا ہے اور اس کا رنگ سفید ہے۔
هٰذِه قَلَنْسُوَتُه' وَلَوْنُهَا أَحْمَرُ. یہ اس کی ٹوپی ہے اور اس کا رنگ سرخ ہے۔
هٰذا مِنْدِيْلُه' وَلَوْنُه' أَصْفَرُ. یہ اس کا رومال ہے اور اس کا رنگ زرد ہے۔
هٰذا قَلَمُه' وَلَوْنُه' أَزْرَق. اور یہ اس کا قلم ہے اور اس کا رنگ نیلا ہے۔
هٰذِه سَاعَتُه' وَهِيَ جَمِيْلَةٌ. اور یہ اس کی گھڑی ہے اور وہ خوبصورت ہے۔

پانی، دریا، آبشار، فوارے، سمندر وغیرہ سے متعلق جملے:

الأرض وموارِدُ المياهِ (The Earth and water resources)

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
District	مُديرِيّة	The Earth	الأرض
City and Village	مدينةوقَريةٌ	.Resources of water etc	مواردالمياه وغيرها.
Country and valley	بَلدٌووَادٍ	Sea and River	بَحرونَهر
State	ولايةٌ	Water fall	شَلّال
Capital	عاصِمةٌ	Fountain, spring	عَينُ ماء،يَنبُوع

Ocean	مُحِيط	Continent	قَارّة
Peninsula	شِبهُ جزيرة	Coast and well	ساحِل و بِئر
Island	جزيرةٌ	Pool/ pond	بِركة / حَوض
Moonlight	نُورُ القمر	Lake	بُحيرة
Forest & Desert	غَابَة و صِحْراء عاصِفةٌ	Snow and Ice	ثَلج و جَليد
Clouds	غُيوم (و) غيم، سَحاب	Storm/ Temqest	عاصِفةٌ
Shore, Beach	شاطِئٌ	Hill & plain	تَلّة و سَهْلٌ
Tsunami	مَوجة بَحرِيّةٌ / مدّيةٌ	Mountain	جَبَل (ج) جِبال
Bay, Gulf	خليج	Sand & Stone	رَمل و حِجَارةٌ
Rain and Flood	مَطَرٌ و فَيضَان	Rocks & Dust	صَخور و غُبار
Fog and Dew	ضَباب و نَدىٰ	Sunrise	شروق الشمس
Landslide	اِنزلاق أرضيّ	Sunset	غروب الشمس
Earthquake	زلزال	Solar eclipse	كُسوف الشمس
Thunder	رَعْدٌ	Lunar eclipse	خُسوف القمر
Lightning	بَرْقٌ		

مذکورہ الفاظ پر مشتمل چند جملے (گفتگو کے انداز میں) یہاں پیش کئے جاتے ہیں، طلبہ اسی طور پر مزید جملے (کہ جن میں فعل ماضی، فعل مضارع اور مبتداء و خبر وغیرہ کا استعمال ہو) بنا کر مشق کریں۔

السّنةُ فيها أربعةُ فُصُولٍ : هِيَ الرّبيعُ و الصَّيفُ و الخَريفُ والشِّتاء. الربيعُ أجملُ فُصولِ السنةِ و أبهجُها	سال کے چار موسم ہیں، وہ ہیں: موسم بہار (Spring)، گرما (summer)، موسم خزاں (Autumn)، اور موسم سرما (winter)۔ موسم بہار سال کا سب سے خوبصورت اور خوشگوار موسم ہے۔
غيرَ أنَّ الشمسَ فِيه ساطِعةٌ، والأشجارُ مُورِقةٌ الأزهارُ مُتفَتّحةٌ والطّيورُ مُغرِّدةٌ والنّاسُ فَرِحُونَ بِقُدومِ الرّبيع . الصّيفُ ثانِي فُصُولِ السّنة ، فواكِهُهُ كثيرةٌ ولٰكنّ حَرَّه شديدٌ، بَعضُ الناسِ يَهرُبونَ مِنَ الحَرِّ و يَذهَبونَ إلى ساحِلِ	سوائے اس کے کہ اس میں دھوپ تیز ہوتی ہے، درخت پتّے دار ہوجاتے ہیں، پھول کِھل جاتے ہیں، پرندے چہچہاتے ہیں اور لوگ موسم بہار کی آمد سے خوش ہوجاتے ہیں۔ Summer سال کا دوسرا Season ہے، اس میں میوے زیادتی سے ہیں لیکن اسکی گرمی سخت ہے، کچھ لوگ گرمی سے بھاگ کر سمندر کے

البَحرِ و بَعضهم يَذهَبون على الجِبال الشامِخاتِ لِعِدّةِ شُهورٍ. يَأتِي الخَريفُ بَعدَ الصَّيفِ و تَهُبُّ فِيه رِياحٌ شَدِيدَةٌ، فَتَسقُطُ أوْراقُ الأشجارِ ويَميلُ الجَوُّ إلى البَرُودَةِ.	کنارے چلے جاتے ہیں اور کچھ چندماہ کیلئے بلند پہاڑوں کا رُخ کرلیتے ہیں ۔ موسم گرما کے بعد موسم سرما آتا ہے، اس میں تیز ہوا چلتی ہے، تو درختوں کے پتّے گرجاتے ہیں اور آب وہوا ٹھنڈک کی طرف مائل ہونے لگتے ہیں۔
ثُمّ يأتِي الشِّتاء و يَشْتَدُّ البَردُ فِيه	پھر موسم سرما آتا ہے اور اس میں سردی شدید ہوجاتی ہے ،
تَظهرُ السُحُبُ السَّوداءُ فِي السّماءِ و يَبدأ الرّعدُ والبَرقُ، فَيَسقُطُ المطرُ وفِي بَعضِ المناطِقِ يَتَساقُطُ الثَّلجُ فَيكونُ البَردُ قارِساً. يَنشَطُ النّاسُ في أعمالِهم فِي الشّتاءِ و يَلعَبُ الأولادُ ألعاباً مُختلِفةً.	آسمان میں کالے بادل نمودار ہوتے ہیں اور (بادلوں کی) گرج وچمک شروع ہوجاتی ہے، تو بارش برستی ہے اور کچھ جگہوں پر برف گرتی ہے تو سخت سردی ہو جاتی ہے ۔ موسم سرما میں لوگ اپنے اپنے کاموں میں Active ہوجاتے ہیں اور بچّے طرح طرح کے کھیل کھیلتے ہیں۔
فُصُولُ السّنةِ مُختلفةٌ ولِكُلِّ واحدٍ مِنها فائدةٌ عَظيمةٌ.	سال کے موسم مختلف ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا بڑا فائدہ ہے۔

☆☆☆

الضِّمِیْمَة (Appendix)

- ❖ تعلیلات کے اھم قواعد
- ❖ مضاعف کے ضروری قواعد
- ❖ مھموز کے چند قواعد
- ❖ مثال کے قواعد
- ❖ اجوف کے ضروری قواعد
- ❖ ناقص کے ضروری قواعد
- ❖ SYLLABUS (Semester-IV)

تعلیلات کے اہم قواعد

تعلیل: فعل میں حرف علت کے حذف واضافہ یا کسی حرف علت کا کسی دوسرے حرف علت سے بدل دینے کے باعث واقع ہونے والے تغیر وتبدل کو تعلیل کہتے ہیں، جیسے: قَوَلَ سے قَالَ اور یَوْعِدُ سے یَعِدُ وغیرہ۔

جاننا چاہیے کہ حرف علت کی وجہ سے کلمہ ثقیل ہوجاتا ہے، اس لیے کبھی اس کو حذف کردیتے ہیں اور کبھی بدل دیتے ہیں اور کبھی ساکن کردیتے ہیں۔ حروف علت میں سب سے زیادہ ثقیل واو ہے پھر یا پھر الف۔ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور بغیر جھٹکے کے پڑھا جاتا ہے، جیسے: ما و لا کا الف، اور جو متحرک ہو اگرچہ الف کی شکل میں ہو، یا ساکن ہو اور جھٹکے سے پڑھا جائے وہ ہمزہ ہے، جیسے: أَمَرَ وَسَأَلَ وَقَرَأَ وَ رَأْسٌ وَ ذِئْبٌ۔ حروف علّت میں واو ضمّہ کے موافق ہے کیوں کہ ضمہ کے کھینچنے سے واو پیدا ہوتا ہے اور یا کسرہ کے موافق ہے کیوں کہ وہ کسرہ کے کھینچنے سے پیدا ہوتی ہے اور الف فتحہ کے موافق ہے کیوں کہ فتحہ کے کھینچنے سے الف پیدا ہوتا ہے۔

مہموز میں ہمزہ کی وجہ سے کہیں کہیں ثقل پیدا ہوتا ہے اور معتل حرف علت کی وجہ سے اکثر ثقیل ہوجاتا ہے اور مضاعف بھی حرف مکرّر کی وجہ سے ثقیل ہوجاتا ہے۔ لہذا ان تینوں کی تخفیف کے لیے چند اصول اور قواعد ہیں جن میں سے بعض آسان اصول وضوابط کو یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

مضاعف کے ضروری قواعد

(۱) جب دو حرف ایک جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہوں اور ان میں سے پہلا ساکن ہو اور دوسرا متحرک ہو تو اس وقت ادغام ضروری ہے، جیسے: ''مَدْدٌ'' سے ''مَدٌّ''۔

(۲) اگر ایک کلمہ میں ایک جنس کے دونوں حرف متحرک ہوں اور پہلے حرف کا ماقبل متحرک ہو یا مدہ ہو تو پہلے حرف کو ساکن کرکے دوسرے میں ادغام کریں گے۔ جیسے: ''مَدَدَ، بَثَثَ، بَرِرَ، ضَارَرَ، ضُوْرِرَ'' سے ''مَدَّ، بَثَّ، بَرَّ ضَارَّ، ضُرَّ'' مگر شرط یہ ہے کہ اسم کا عین کلمہ متحرک نہ ہو، جیسے: ''مُدُدٌ''۔

(۳) اگر ایک کلمہ میں ایک جنس کے دونوں حرف متحرک ہوں اور پہلے حرف کا ماقبل ساکن غیر مدہ ہو تو پہلے حرف کی حرکت ماقبل کو دے کر ادغام کریں گے، جیسے: ''یَمْدُدُ، یَثْبِثُ، یَبْرَرُ سے یَمُدُّ، یَبِثُّ، یَبَرُّ''۔ یہ قاعدہ ملحق ابواب میں نہیں استعمال ہوگا۔

(۴) اگر ادغام کے بعد دوسرے حرف پر امر کا وقف یا حرف جزم کا جزم آجائے تو دوسرے حرف میں فتحہ اور کسرہ اور فک ادغام تینوں جائز ہیں، جیسے: ''بِثَّ، بِثِّ، ابْثِثْ''۔ اگر حرف اول سے پہلے ضمہ ہو تو ضمہ بھی جائز ہے، جیسے: ''لَمْ یَمُدُّ''۔

عزیز طلبا! آپ نے صحیح کے ابواب میں سے جس باب کا جو بھی فعل بنانا ہے اس کے حروف اصلیہ میں مضاعف کے حروف اصلیہ رکھ دیں جہاں کوئی قاعدہ استعمال ہوتا ہے وہاں قاعدہ استعمال کریں آپ کا مضاعف سے وہ فعل بن جائے گا۔ مثلاً آپ مضاعف کے باب إفعالٌ کی ماضی بنانا چاہتے ہیں تو اس باب کی ماضی کا وزن أفْعَلَ لے لیں۔ مضاعف کے باب افعال کا مادہ ''عَ دَ دَ'' ہے۔ أفعل أعْدَدَ اس میں ''ع'' فا کلمہ۔ پہلا ''د'' عین کلمہ۔ دوسرا ''د'' لام کلمہ ہے۔ اب اس پر قاعدہ نمبر (۳) استعمال ہوگا پہلے دال کی حرکت نقل کر کے عین کو دیں گے پھر دال کو دال میں ادغام کریں گے تو أعَدَّ بن جائے گا۔

ذیل میں مزید چند نمونے دیے جاتے ہیں:

یَفْعُلُ	فَاعِلٌ	لم یَفْعِلْ	فُعِلَ	فَاعَلَ	یُفَاعِلُ	یَفْتَعِلُ	اِفْتَعِلْ	أُسْتُفْعِلُ	مُسْتَفْعَلٌ
یَمْدُدُ	بَارِرٌ	لَمْ یَغْبِبْ	بُرِرَ	ضَارَرَ	یُضَارِرُ	یَشْتَدِدُ	اِشْتَدِدْ	اِشْتَجِبْ	مُسْتَحْبِبْ
یَمُدُّ	بَارٌّ	لَمْ یَغِبْ	بُرَّ	ضَارَّ	یُضَارُّ	یَشْتَدُّ	اِشْتَدَّ	أُستُحِبَّ	مُسْتَحَبَّ
قاعدہ ۳	قاعدہ ۲	قاعدہ ۴، ۳	قاعدہ ۲	قاعدہ ۲	قاعدہ ۲	قاعدہ ۲	قاعدہ ۴	قاعدہ ۳	قاعدہ ۳
دال کی حرکت میم کو دے کر ادغام کیا	پہلے راکی حرکت گرا کر ادغام کیا	ثا کی حرکت با کو پھر دونوں ساکن پھر فتحہ	پہلے راکی حرکت گرا کر ادغام کیا	پہلے راکی حرکت گرا کر ادغام کیا	پہلے راکی حرکت گرا کر ادغام کیا	پہلے دال کی حرکت گرا کر ادغام کیا	دال کی حرکت گرا کر ادغام پھر فتحہ، کسرہ دیا	باکی حرکت حا کو دے کر ادغام کیا	باکی حرکت حا کو دے کر ادغام کیا

مہموز کے چند قواعد

(۱) جب اکیلا ہمزہ ساکن ہو تو جائز ہے اسے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدل دیا جائے، جیسے: ”يَأمُرُ، مِئسَر“ سے ”يَامُرُ، مِيسَرٌ“۔

(۲) جب دو ہمزہ ایک جگہ جمع ہو جائیں پہلا متحرک ہو دوسرا ساکن تو دوسرے کو پہلے کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا ضروری ہے، جیسے: ” أَءْمَنَ، أُءْمِنَ إِءْ مَانا“ سے ”آمَنَ، أُوْمِنَ، إِيْمَاناً“۔

(۳) جب دو ہمزہ ایک جگہ جمع ہو جائیں دونوں متحرک ہوں اور کوئی بھی مکسور نہ ہو تو دوسرے کو واو سے بدلنا ضروری ہے، جیسے: ”أُءَلِّفُ، أءَامِرُ، أُءَاخِذُ“ سے أُوَلِّفُ، أوَامِرُ، أوَاخِذُ“۔

عزیز طلبا! جیسا کہ آپ مضاعف میں قاعدے استعمال کرنا پڑھ چکے ہیں بالکل ویسے ہی یہاں پر استعمال ہوں گے، مثلاً پہلے باب کے مضارع کا صیغہ ”أَفْعُلُ“ لے لیں۔ اس باب کا مادہ ”أ مر“ ہے، ”أء مُ رُ“ بن جائے گا۔ پہلا قاعدہ استعمال کرتے ہوئے دوسرے ہمزہ کو فتحہ کے موافق حرف علت الف سے بدلا تو آمُرُ بن گیا۔ یہ قواعد مہموز الفاء میں استعمال ہوتے ہیں، باقی مہموز العین اور مہموز اللام میں یہ قواعد استعمال نہیں ہوتے۔ وہ بالکل صحیح ابواب کی طرح بنتے ہیں اس لیے انھیں صحیح کی طرح بنا کر یاد کر لیں۔

مثال کے قواعد

(۱) جو واو علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہو وہ گر جاتی ہے، جیسے: يَوْعِدُ سے يَعِدُ۔

وہ واو بھی گر جاتی ہے جو علامت مضارع مفتوحہ اور فتحہ کے درمیان آئے اور اس مضارع کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو، جیسے: يَوضَعُ، يَوْهَبُ سے يَضَعُ، يَهَبُ۔

(۲) (ا) واو ساکن جو مشدد نہ ہو، اس سے پہلے کسرہ ہو تو وہ یا ہو جاتی ہے، جیسے: مِوْزان، اِوجل سے مِيزان، اِيجل۔

(ب) یا ساکن جو مشدد نہ ہو، اس سے پہلے ضمّہ ہو، وہ واو ہو جاتی ہے، جیسے: مُيْقِن، يُيْسَر سے مُوْقِن، يُوْسَر۔

(ج) الف سے پہلے ضمہ ہو تو وہ واو سے بدل جاتا ہے۔ قَاتِل سے قُوتِل۔

(۳) جو مصدر فِعْلٌ کے وزن پر ہو، اور اس کے مضارع میں واو گرتی ہو تو اس کے فا کلمہ کا واو حذف ہو جاتا ہے اور عین کلمہ کو کسرہ دے کر آخر میں تا بڑھادی جاتی ہے، جیسے: وِعْدٌ، وِزْنٌ سے عِدَةٌ، زِنَةٌ۔

(۴) باب افتعال کا فا کلمہ اگر "واو" یا "یاء" اصلی ہو تو اس واو یا یاء کو تاء سے بدل کر تاء میں ادغام کر دیتے ہیں، جیسے: اِوتَقَدَ، اِيْتَسَرَ، سے اِتَّقَدَ، اِتَّسَرَ۔

(۵) جب دو واو متحرک کلمہ کے شروع میں جمع ہو جائیں تو پہلے کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں، جیسے: وَوَاصِل سے أَوَاصِل۔

نوٹ: مثال کے تمام مجرد ابواب میں اسم ظرف مَفعِلٌ کے وزن پر آئے گی۔

اجوف کے ضروری قواعد

(۱) جو "واو" "یا" "یا" متحرک ہو اور اس سے پہلے فتحہ ہو تو اسے الف سے بدل دیتے ہیں۔ بشرطیکہ: (۱) "و، ی" فا کلمہ میں نہ ہو، جیسے: تولّی۔ (۲) و، ی لفیف کے عین کلمہ میں نہ ہو، جیسے: طَوٰی۔ (۳) و، ی الف سے پہلے نہ ہو، جیسے: **دَعَوا، مِقوَال**۔ (۴) و، ی مدہ زائدہ سے پہلے نہ ہو، جیسے: **طویل، غَيُور**۔ (۵) و، ی نون تاکید اور یائے مشدد سے پہلے نہ ہو، جیسے: إخشينّ، بَدَوِيّ۔ (۶) وہ کلمہ لون (رنگ) وعیب کے معنی میں نہ ہو، جیسے: عَوِر (کانا ہوا)، صَيِدَ (گردن ٹیڑھی ہوئی) (۷) وہ کلمہ فعلان، فعلی، فعلة کے وزن پر نہ ہو، جیسے: **سَيَلان، صَوَرى، حَوَكَة**- مثالیں: **قَوَلَ، بَيَعَ، دَعَوَ، رَمَيَ** سے قال، باع، دعا، رمٰی۔

جب متحرک "و، ی" الف بن جائے پھر اس کے بعد ساکن حرف آجائے تو الف گر جاتا ہے، جیسے: **دعت، دعوا**، اصل میں دعات، دعاوا تھے۔

ماضی معروف کے صیغوں میں جمع مونث غائب سے لے کر آخر تک "مذکورہ الف" یا ماضی مجہول میں "یاء" حذف کرنے کے بعد اجوف واوی مفتوح العین کے فا کلمہ کو ضمہ دیتے ہیں، جیسے: قُلن اور اجوف یائی اور اجوف واوی مکسور العین میں فا کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں، جیسے: **بِعن خِفن**۔

(۲) ''و،ی''متحرک ہو، اس سے پہلے صحیح حرف ساکن ہو، تو ان کی حرکت ماقبل کو دے دیتے ہیں۔ اگر وہ حرکت فتحہ ہو تو''و،ی''کو الف بنا دیتے ہیں، جیسے: يقول، يبيع، يخوَف، يَقْوَلُ يُبيَعُ سے يَبِيْعُ، يَخَافُ، يُقَالُ يُبَاعُ۔

قاعدہ نمبر(۱): والی شرطیں اس میں بھی پائی جاتی ہیں مزید یہ کہ وہ کلمہ اسم آلہ، اسم تفضیل اور فعل تعجب نہ ہو، جیسے: مِقوَل، أقوَل، مَا أقوَلَه۔

اگر ایسے ''و، ی'' کے بعد ساکن حرف آجائے، اور ''و، ی'' سے پہلے ضمہ اور کسرہ ہو تو یہ ''و، ی'' گر جاتے ہیں، جیسے: يَقُوْلْنَ، يَبِيْعْنَ سے يَقُلْنَ ، يَبِعْنَ۔ اگر ''و، ی'' سے پہلے فتحہ ہو تو پہلے اس ''و، ی'' کو الف بنائیں گے پھر اس الف کو گرائیں گے، جیسے: يُقْوَلْنَ، يُبْيَعْنَ سے يُقَالْنَ ، يُبَاعْنَ سے يَقُلْنَ ، يُبَعْنَ۔

اسم مفعول مدہ زائدہ والی شرط سے خارج ہے۔ جیسے: مَقْوُوْلٌ، مَبْيُوْعٌ سے مَقُوْلٌ ، مَبِيْعٌ۔

(۳) جب ماضی مجہول کے عین کلمہ میں ''و، ی'' مکسور ہو، تو فا کلمہ کی حرکت گرا کر ان کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں پھر واو ساکن یا بن جاتا ہے بشرطیکہ اس کے فعل معروف میں تعلیل ہوئی ہو، جیسے: قُوِلَ، اُخْتُيِرَ، اُنْقُوِدَ سے قِيْلَ، اُخْتِيرَ، اُنْقِيْدَ۔

(۴) جب واو مصدر کے عین کلمہ میں آجائے تو اسے یا سے بدل دیتے ہیں بشرطیکہ مصدر کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو، جیسے: قِوَامًا سے قِيَامًا۔

(۵) جو''و، ی''فاعل کے عین کلمہ میں آجائے، وہ ہمزہ سے بدل جاتی ہے، بشرطیکہ اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو، جیسے: قاوِل، بايِع سے قائِل، بائِع۔

نوٹ: اجوف میں جب لام کلمہ جزمی حالت میں ساکن ہوتا ہے تو اس سے پہلے والا حرف علت بھی ساکن ہوتا ہے تو دو ساکن جمع ہو جاتے ہیں، پھر حرف علت گر جاتا ہے، لیکن تثنیہ، جمع مذکر، واحد مونث حاضر اور نون تاکید (ثقیلہ وخفیفہ) کے وقت گرا ہوا حرف علت واپس آجاتا ہے۔

ناقص کے ضروری قواعد

(۱) يَفْعَلُ، تَفْعَلُ، أَفْعَلُ، نَفْعَلُ صیغوں کے لام کلمہ میں "و" یا "ی" ضمہ اور کسرہ کے بعد ہوں تو یہ ساکن ہوجاتے ہیں اور فتحہ کے بعد قال کے قاعدہ سے الف بن جاتے ہیں، جیسے: يَدْعُوُ، يَرْمِيُ، يَخْشَيُ سے يَدْعُوْ يَرْمِيْ يَخْشٰى۔

(۲) (۱) اگر "و" ضمہ کے بعد ہو اور اس کے بعد پھر واو ہو تو پہلی واو کو ساکن کر دیتے ہیں۔ پھر دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے پہلی واو کو گرا دیتے ہیں، جیسے: يَدْعُوُوْنَ سے يَدْعُوْنَ۔

(۲) اگر "ی" کسرہ کے بعد ہو اور اس کے بعد پھر یا ہو تو پہلی یا کو ساکن کر دیتے ہیں۔ پھر دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے پہلی یا کو گرا دیتے ہیں، جیسے: تَرْمِيِيْنَ سے تَرْمِيْنَ۔

(۳)(۱) اگر واو ضمہ کے بعد ہو اور اس کے بعد یا ہو تو واو سے ماقبل والے ضمہ کو گرا دیتے ہیں پھر اس کی حرکت اسے دیتے ہیں پھر دو ساکن جمع ہوتے ہیں تو پہلے ساکن کو گرا دیتے ہیں، جیسے: تَدْعُوِيْنَ سے تَدْعِوِيْنَ سے تَدْعِيْنَ۔

(ب) اگر "ی" کسرہ کے بعد ہو اور اس کے بعد واو ہو تو یا سے پہلے کسرہ کو گرا دیتے ہیں پھر اس کی حرکت اسے دیتے ہیں پھر دو ساکن جمع ہوتے ہیں تو پہلے ساکن کو گرا دیتے ہیں، جیسے: يَرْمِيُوْنَ، لَقِيُوْا، رُمِيُوْا سے يَرْمُيْوْنَ، لَقُيْوْا، رُمُيْوْا سے يَرْمُوْن لَقُوْا، رُمُوْا۔

(۴) (۱) کلمہ کے آخر میں واو ہو اور کسرہ کے بعد ہو تو اسے یا بنا دیتے ہیں، جیسے: دُعِوَ، داعِوَةٌ سے دُعِيَ، دَاعِيَة۔

(۲) کلمہ کے آخر میں یا ہو اور ضمہ کے بعد ہو تو اسے واو بنا دیتے ہیں، جیسے: نَهُيَ سے نَهُوَ۔

(۵) ایسی "و" اور "ی" جو کسی حرف سے بدلی ہوئی نہ ہو ایک کلمہ میں جمع ہوجائیں، اور ان میں پہلا حرف ساکن ہو، تو واو کو یا سے بدل کر یا میں ادغام کرتے ہیں اور ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیتے ہیں، جیسے: مَرْمُوْيٌ سے مَرْمُيٌّ سے مَرْمِيٌّ۔

(۶) ایسا اسم جو فُعُوْلٌ کے وزن پر ہو اور اس کے لام کلمہ میں واو ہو تو دونوں واو کو یا سے بدل دیتے

ہیں پھر ادغام کر دیتے ہیں اور ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیتے ہیں، جیسے: دُعُوْوٌ سے دُعُيٌ سے دُعُيٌّ سے دُعِيٌّ۔

(۷) اسم کے لام کلمہ میں ضمہ کے بعد ''واو'' ہو تو ضمہ کو کسرہ سے اور واو کو یا سے بدل دیتے ہیں پھر ''ی'' کو ساکن کر کر گرا دیتے ہیں اور تنوین ماقبل دیتے ہیں، جیسے: تَزَكُّوٌ، تَنَاجُوٌ سے تَزَكِّيٌ، تَنَاجِيٌ سے تَزَكِّيْ، تَنَاجِيْ سے تَزَكٍّ، تَنَاجٍ۔

(۸) کلمہ کے آخر میں ''و'' یا ''ی'' ہو اور الف زائد کے بعد ہو تو یہ ہمزہ بن جاتے ہیں، جیسے: دُعَاوٌ سے دُعَاءٌ۔

(۹) جو ''و'' چوتھی یا چوتھی سے زائد جگہ پر آئے، اور وہ واو ضمہ یا واو ساکن کے بعد نہ ہو اسے یا بنا دیتے ہیں، جیسے: يُدْعَوَانِ، اَعْطَوْتُ، اِسْتَفْتَوْتُ، مَدَاعِيْوٌ سے يُدْعَيَانِ، اَعْطَيْتُ، اِسْتَفْتَيْتُ، مَدَاعِيٌّ۔

(۱۰) تثنیہ و جمع مونث سالم کے الف سے پہلے جو زائد الف ہوتا ہے اسے یا بنا دیتے ہیں، جیسے: ضُرْبَاانِ، ضُرْبَاَاتٌ سے ضُرْبَيَانِ، ضُرْبَيَاتٌ۔

(۱۱) فُعْلٰی کا لام کلمہ واو اسم جامد میں یا ہو جاتا ہے اور صفت میں اپنی حالت پر رہتا ہے اور اسم تفضیل اسم جامد کے حکم میں ہے، جیسے: دُعْوٰی سے دُعْيَا۔

نوٹ: وہ لفظ جس کے آخر میں حرف علت ہو، اور اس کا عین کلمہ مضموم یا مکسور ہو نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ کے وقت جمع مذکر اور واحد مونث حاضر میں حرف علت گر جائے گا، جیسے: اُدْعُنَّ، اِرْمُنَّ، اُدْعِنَّ، اِرْمِنَّ۔ اگر اس کا عین کلمہ مفتوح ہو تو جمع مذکر میں واو پر ضمہ اور واحد مونث حاضر میں یا پر کسرہ ہو گا، جیسے: اِخْشُوُنَّ، اِرْضَوُنَّ، لِتُدْعَوُنَّ، اِخْشَيِنَّ، لَتُدْعَيِنَّ، لِتُرْمَيِنَّ۔

عزیز طلبہ: مذکورہ مہموز و معتل و مضاعف کے قوانین اچھی طرح یاد رکھو اور مہموز و معتل اور مضاعف کے مصادر یاد کر کے ثلاثی مجرد و مزید فیہ اور رباعی مجرد و مزید فیہ صرف صغیر و صرف کبیر گردانوں اور صیغوں کی مشق خوب اچھی طرح کرو۔

☆☆☆

المنهج الدراسية

SYLLABUS
SEMESTER-IV

Examinations to be held in the years 2016, 2017 & 2018

Course Code: AR – 401 | Duration of Exam: 3 Hrs.
Course Title: ARABIC Grammar | Total Marks: 100
Theory Exams: 80 | Internal Assessments: 20

الوحدة الأولى:

النحو:

- الكملة: المفرد والمثنى والجمع، الإعراب
- المركب: المركب التّام والناقص وأقسامها (مركب توصيفي، مركب اضافي، مركب بنائي، مركب منع صرف)
- الجملة وأقسامها (جملة اسمية، جملة فعلية، جملة ظرفية، جملة شرطية وجملة انشائية)
- المركب تام: جملة اسمية(البتدا والخبر) و جملة فعلية (فعل+ فاعل + مفعول به)
- الاستثناء
- إنّ واخواتها، كان واخواتها.

الوحدة الثانية:

النحو:

- ما ولا المشبهتان بليس، لا نفي جنس
- افراد کے اعتبار سے اسم کی قسمیں
- واحد، تثنية، الجمع
- جمع المذكر السالم ، جمع المؤنث السالم، جمع تكسير
- جمع قلّت، جمع كثرت
- العدد والمعدود، الممنوع من الصرف.
- مرفوعات، منصوبات، مجرورات.

الوحدة الثالثة:

الصرف:

- تصريف الأفعال معتل الفاء (مثال) من الثلاثي المجرد. (صرف صغير) باب ضرب ، فتح، سمع، نصر.
- تصريف الأفعال معتل الفاء (مثال) من الثلاثي المزيد (صرف صغير) باب افعال، تفعیل، مفاعلة، تفعّل.
- تصريف الأفعال معتل الفاء (مثال) من الثلاثي المزيد (صرف صغير) باب تفاعل، انفعال، افتعال، استفعال.

- تصريف الأفعال معتل العين (اجوف) من الثلاثي المجرد (صرف صغير) باب ضرب، سمع، نصر.
- تصريف الأفعال معتل العين من الثلاثي المزيد (صرف صغير) باب افعال، تفعيل، مفاعلة، تفعّل.
- حروف التنبية، حروف الاستفهام

الوحدة الرابعة:

الصرف:

- تصريف الأفعال معتل العين (اجوف) من الثلاثي المزيد (صرف صغير) باب تفاعل، انفعال، افتعال، استفعال.
- تصريف الأفعال معتل لام (ناقص) من الثلاثي المجرد (صرف صغير) باب ضرب، فتح، سمع ، نصر.
- تصريف الأفعال معتل لام (ناقص) من الثلاثي المزيد (صرف صغير) باب افعال، تفعيل، مفاعلة، تفعّل.
- تصريف الأفعال معتل لام من الثلاثي المزيد (صرف صغير) باب تفاعل، انفعال، افتعال، استفعال.
- حروف النداء، حروف العطف.

الوحدة الخامسة:

Translation الترجمة:

- تعلیم سے متعلق جملے
- سادہ فعلیہ جملے۔سادہ اسمیہ جملے۔
- سال کے مہینوں کے نام۔ہفتے کے دنوں کے نام
- پرندوں کے نام(دس)حیوانوں کے نام(دس)۔
- عربی گنتی،ایک سے سو تک۔
- پھلوں اور سبزیوں کے نام۔رنگوں کے نام
- پانی دریا،آبشار،فوارے،سمندر وغیرہ سے متعلق جملے۔

Note for Paper Setting:

The Questions paper will be divided in Two Sections. Section “A” will carry 10 compulsory, objective type Questions, two from each unit, each carrying 1 Mark. Section “B” will have 10 Questions Two from each unit, each Question will have two parts. The student will attempt 1 Question from each unit. Each Question carrying 7+7=14 Marks.